القَوْلُ الصَّوَابُ

فِي

مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الخَطَّابِ رضی اللہ عنہ

شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری

ترتیب و تدوین:

تاج الدین کالامی، اجمل علی مجددی (منہاجین)

مِنہاجُ القرآن پبلیکیشنز

365- ایم، ماڈل ٹاؤن لاہور، فون: 5168514، 3-5169111

یوسف مارکیٹ، غزنی سٹریٹ، اُردو بازار، لاہور، فون: 7237695

www.Minhaj.org - www.Minhaj.biz

جملہ حقوق بحقِ تحریکِ منہاج القرآن محفوظ ہیں

نام کتاب	:	الْقَوْلُ الصَّوَابُ فِي مَنَاقِبِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ
تالیف	:	شیخ الاسلام ڈاکٹر محمد طاہر القادری
تحقیق و تدوین	:	تاج الدین کالامی، اجمل علی مجددی (منہاجینز)
زیرِ اہتمام	:	فریدِ ملت ؒ ریسرچ اِنسٹیٹیوٹ www.Research.com.pk
مطبع	:	منہاج القرآن پرنٹرز، لاہور
اِشاعتِ اوّل	:	اپریل 2005ء
تعداد	:	1100
قیمت	:	-/65 روپے

ISBN : 969-32-0409-3

نوٹ: ڈاکٹر محمد طاہر القادری کی تمام تصانیف اور خطبات و لیکچرز کے آڈیو / وڈیو کیسٹس اور CDs سے حاصل ہونے والی جملہ آمدنی اُن کی طرف سے ہمیشہ کے لئے تحریکِ منہاج القرآن کے لئے وقف ہے۔

(ڈائریکٹر منہاج القرآن پبلیکیشنز)

sales@minhaj.biz

بسم الله الرحمن الرحيم

مَوْلَایَ صَلِّ وَ سَلِّمْ دَآئِمًا اَبَدًا

عَلٰی حَبِیْبِکَ خَیْرِ الْخَلْقِ کُلِّهِمِ

وَ الْآلِ وَ الصَّحْبِ ثُمَّ التَّابِعِیْنَ لَهُمْ

أَهْلِ التُّقٰی وَالنُّقٰی وَالْحِلْمِ وَالْکَرَمِ

﴿ صَلَّی اللّٰهُ تَعَالٰی عَلَیْهِ وَ عَلٰی آلِهٖ وَ أَصْحَابِهٖ وَ بَارَکَ وَسَلَّمَ ﴾

فہرس

الرقم	المحتويات	الصفحة
۱	بَابٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِإِسْلَامِهِ ؓ ﴿سیدنا عمر فاروق ؓ کے قبول اسلام کا بیان﴾	۷
۲	بَابٌ فِي مَنْزِلَتِهِ ؓ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاں آپ ؓ کا مقام﴾	۱۴
۳	بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ ﴿فرمان رسول ﷺ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا﴾	۲۷
۴	بَابٌ فِي تَبْشِيرِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ ؓ بِالْجَنَّةِ ﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا آپ ؓ کو جنت کی بشارت دینا﴾	۳۰
۵	بَابٌ فِي ذِكْرِ قَصْرِهِ ؓ فِي الْجَنَّةِ ﴿جنت میں آپ ؓ کے محل کا بیان﴾	۳۶
۶	بَابٌ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ الَّتِي تُحَدِّثُ عَنْ فَضَائِلِ عُمَرَ ؓ ﴿آپ ؓ کے فضائل سے متعلق حضور ﷺ کے مبارک خوابوں کا بیان﴾	۴۲

الرقم	المحتويات	الصفحة
٧	بَابٌ فِيمَا وَرَدَ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِنْ مُوَافَقَتِهِ رضي الله عنه لِلْوَحْيِ ﴿آپ رضي الله عنه کی رائے کی وحی سے موافقت﴾	٥٢
٨	بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ صلى الله عليه وآله وسلم: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ ﴿فرمانِ رسول صلى الله عليه وآله وسلم: بے شک شیطان عمر کے سائے سے بھی بھاگتا ہے﴾	٥٥
٩	بَابٌ فِي مَكَانَتِهِ رضي الله عنه الْعِلْمِيَّةِ ﴿آپ رضي الله عنه کا علمی مقام و مرتبہ﴾	٦٠
١٠	بَابٌ فِي كَوْنِهِ رضي الله عنه غَلْقَ الْفِتْنَةِ ﴿آپ رضي الله عنه امت میں فتنوں کی بندش کا باعث ہیں﴾	٦٥
١١	بَابٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ ﴿آپ رضي الله عنه کی جامع صفات کا بیان﴾	٧١
۞	ماخذ و مراجع	٨٥

(١) بَابٌ فِيمَا يَتَعَلَّقُ بِإِسْلَامِهِ ﷺ

﴿سیدنا عمر فاروق ﷺ کے قبول اسلام کا بیان﴾

١۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَحَبِّ هٰذَيْنِ الرَّجُلَيْنِ إِلَيْکَ بِأَبِيْ جَهْلٍ أَوْ بِعُمَرَ ابْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: وَكَانَ أَحَبُّهُمَا إِلَيْهِ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! تو ابوجہل یا عمر بن خطاب دونوں میں سے اپنے ایک پسندیدہ بندے کے ذریعے اسلام کو غلبہ اور عزت عطا فرما۔ راوی کہتے ہیں کہ ان دونوں میں اللہ کو محبوب حضرت عمر ﷺ تھے (جن کے بارے میں حضور نبی اکرم ﷺ کی دعا قبول ہوئی اور آپ مشرف بہ اسلام ہوئے)۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

الحديث رقم١: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فى مناقب عمر، ٥/ ٦١٧، الحديث رقم: ٣٦٨١، و أحمد بن حنبل فى المسند، ٢/ ٩٥، الحديث رقم: ٥٦٩٦، و ابن حبان فى الصحيح، ١٥/ ٣٠٥، الحديث رقم: ٦٨٨١، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ٥٧٤، الحديث رقم: ٦١٢٩، و البزار في المسند، ٦/ ٥٧، الحديث رقم: ٢١١٩، و عبد بن حميد في المسند، ١/ ٢٤٥، الحديث رقم: ٧٥٩.

٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: اَللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِأَبِي جَهْلِ بْنِ هِشَامٍ أَوْ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ قَالَ: فَأَصْبَحَ فَغَدَا عُمَرُ عَلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ فَأَسْلَمَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! ابو جہل بن ہشام یا عمر بن خطاب دونوں میں سے کسی ایک کے ذریعے اسلام کو غلبہ و عزت عطا فرما، چنانچہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ اگلے دن علی الصبح حاضر ہوئے اور مشرف بہ اسلام ہو گئے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔''

٣۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِيِّ ﷺ أَنَّهُ قَالَ اَللَّهُمَّ أَعِزَّ الْإِسْلَامَ بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ

وَقَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحُ الْإِسْنَادِ.

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے دعا فرمائی: اے اللہ! عمر بن الخطاب کے ذریعے اسلام کو عزت عطا فرما۔ اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔''

الحديث رقم ٢: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر، ٥ / ٦١٨، الحديث رقم: ٣٦٨٣، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١ / ٢٤٩، الحديث رقم: ٣١١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٦١.

الحديث رقم ٣: أخرجه الحاکم فی المستدرک علی الصحيحين، ٣ / ٨٩، الحديث رقم: ٤٤٨٤، و الطبرانی فی المعجم الکبير، ٢ / ٩٧، الحديث رقم: ١٤٢٨.

٤۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ نَزَلَ جِبْرِيْلُ فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ! لَقَدْ إِسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ جب حضرت عمر ﷺ ایمان لائے تو جبرائیل ﷺ نازل ہوئے اور کہا اے محمد ﷺ! تحقیق اہل آسمان نے حضرت عمر ﷺ کے اسلام لانے پر خوشی منائی ہے (اور مبارکبادیاں دی ہیں)۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔''

٥۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ أَتَانِي جِبْرِيْلُ فَقَالَ: قَدِ اسْتَبْشَرَ أَهْلُ السَّمَاءِ بِإِسْلَامِ عُمَرَ. رَوَاهُ الْحَاكِمُ

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ

''حضرت عبد اللہ ابن عباس رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: جب عمر مشرف بہ اسلام ہوئے تو اہل آسمان نے ان کے اسلام لانے پر خوشیاں منائیں۔'' اس حدیث کو امام حاکم نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث صحیح ہے۔

الحديث رقم ٤: أخرجه ابن ماجة فی السنن، ١ / ٣٨، في المقدمة، باب فضل عمر، الحديث رقم: ١٠٣، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٣٠٧، الحديث رقم: ٦٨٨٣، و الطبراني فی المعجم الكبير، ١١ / ٨٠، الحديث رقم: ١١١٠٩، و الهيثمي في موارد الظمان، ١ / ٥٣٥، الحديث رقم: ٢١٨٢.

الحديث رقم٥: أخرجه الحاكم فی المستدرك علی الصحيحين، ٣ / ٩٠، الحديث رقم: ٤٤٩١، و المناوی فی فيض القدير، ٥ / ٢٩٩.

٦۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ ﷺ قَالَ الْمُشْرِكُوْنَ: أَلْيَوْمَ قَدِ انْتَصَفَ الْقَوْمُ مِنَّا، رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: صَحِيْحُ الإِسْنَادِ .

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر ﷺ نے اسلام قبول کیا تو مشرکین نے کہا آج کے دن ہماری قوم دو حصوں میں بٹ گئی ہے (اور آدھی رہ گئی ہے)۔ اس حدیث کو امام حاکم اور طبرانی نے روایت کیا ہے، امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔‘‘

٧۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ عُمَرَ رضی اللہ عنہما أَنَّ رَسُوْلَ اللّٰهِ ﷺ ضَرَبَ صَدْرَ عُمَرَبْنِ الْخَطَّابِ بِيَدِهِ حِيْنَ أَسْلَمَ ثَلَاثَ مَرَّاتٍ وَ هُوَ يَقُوْلُ: أَللّٰهُمَّ أَخْرِجْ مَا فِيْ صَدْرِهِ مِنْ غِلٍّ وَ أَبْدِلْهُ إِيْمَانًا يَقُوْلُ ذٰلِكَ ثَلَاثًا رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وَ الْأَوْسَطِ.

وَ قَالَ الْحَاكِمُ: هٰذَا حَدِيْثٌ صَحِيْحٌ مُسْتَقِيْمُ الْإِسْنَادِ

الحديث رقم ٦: أخرجه الحاكم فى المستدرك على الصحيحين، ٣/ ٩١، الحديث رقم: ٤٤٩٤، والطبراني فى المعجم الكبير، ١١/ ٢٥٥، الحديث رقم: ١١٦٥٩، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/ ٢٤٨، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٦٢.

الحديث رقم٧: أخرجه الحاكم فى المستدرك على الصحيحين، ٣/ ٩١، الحديث رقم: ٤٤٩٢، والطبراني فى المعجم الاوسط، ٢/ ٢٠، الحديث رقم: ١٠٩٦، والطبراني فى المعجم الكبير، ١٢/ ٣٠٥، الحديث رقم: ١٣١٩١، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٦٥.

’’حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر ﷺ جب اسلام لائے تو حضور نبی اکرم ﷺ نے ان کے سینے پر تین دفعہ اپنا دست اقدس مارا اور آپ ﷺ یہ فرما رہے تھے۔ اے اللہ! عمر کے سینے میں جو غل (سابقہ عداوت کا اثر) ہے اس کو نکال دے اور اس کی جگہ ایمان ڈال دے۔ آپ ﷺ نے یہ کلمات تین مرتبہ دہرائے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے مستدرک میں اور طبرانی نے المعجم الکبیر اور المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے اور امام حاکم نے کہا یہ حدیث صحیح الاسناد ہے۔‘‘

۸۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: إِنْ كَانَ إِسْلَامُ عُمَرَ لَفَتْحًا، وَ إِمَارَتُهُ لَرَحْمَةً وَاللهِ مَا اسْتَطَعْنَا أَنْ نُصَلِّيَ بِالْبَيْتِ حَتَّى أَسْلَمَ عُمَرُ، فَلَمَّا أَسْلَمَ قَابَلَهُمْ حَتَّى دَعُوْنَا فَصَلَّيْنَا. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ بے شک حضرت عمر ﷺ کا قبول اسلام (ہمارے لئے) ایک فتح تھی اور ان کی امارت ایک رحمت تھی، خدا کی قسم ہم بیت اللہ میں نماز پڑھنے کی استطاعت نہیں رکھتے تھے، یہاں تک کہ حضرت عمر ﷺ اسلام لائے۔ پس جب وہ اسلام لائے تو آپ نے مشرکینِ مکہ کا سامنا کیا یہاں تک کہ انہوں نے ہمیں چھوڑ دیا تب ہم نے خانہ کعبہ میں نماز پڑھی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا۔‘‘

۹۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: لَمَّا أَسْلَمَ عُمَرُ قَالَ: مَنْ أَنَمُّ النَّاسِ؟ قَالُوْا:

الحديث رقم۸: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ۹ / ۱۶۵، الحديث رقم: ۸۸۲۰، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۶۲.

الحديث رقم۹: أخرجه البزار في المسند، ۱ / ۲۶۰، الحديث رقم: ۱۵۶، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۶۵.

فُلاَنٌ قَالَ: فَأَتَاهُ، فَقَالَ: إِنِّي قَدْ أَسْلَمْتُ فَلاَ تُخْبِرَنَّ أَحَدًا قَالَ: فَخَرَجَ يَجُرُّ إِزَارَهُ وَ طَرَفُهُ عَلَى عَاتِقِهِ فَقَالَ: أَلاَ إِنَّ عُمَرَ قَدْ صَبَا قَالَ: وَ أَنَا أَقُوْلُ: كَذَبْتَ وَ لٰكِنِّي أَسْلَمْتُ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ فَقَامَ إِلَيْهِ خَلْقٌ مِنْ قُرَيْشٍ فَقَاتَلُوْهُ فَقَاتَلَهُمْ حَتّٰى سَقَطَ وَ أَكَبُّوْا عَلَيْهِ فَجَاءَ رَجُلٌ عَلَيْهِ قَمِيْصٌ، فَقَالَ: مَا لَكُمْ وَ لِلرَّجُلِ أَتَرَوْنَ بَنِي عُدَيِّ بْنِ كَعْبٍ يُخَلُّوْنَ عَنْكُمْ وَعَنْ صَاحِبِهِمْ؟ تَقْتُلُوْنَ رَجُلاً إِخْتَارَ لِنَفْسِهِ إِتِّبَاعَ مُحَمَّدٍ ﷺ قَالَ فَتَكَشَّفَ الْقَوْمُ عَنْهُ. قَالَ ابْنُ عُمَرَ: فَقُلْتُ لِأَبِي: مَنِ الرَّجُلُ؟ قَالَ: الْعَاصُ بْنُ وَائِلٍ السَّهْمِيُّ. رَوَاهُ الْبَزَّارُ.

’’حضرت عمر بن الخطاب ﷺ اسلام لائے تو انہوں نے کہا کہ لوگوں میں سب سے زیادہ چغل خور کون ہے؟ لوگوں نے کہا کہ فلاں۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور کہا تحقیق میں اسلام لے آیا ہوں پس تو کسی کو اس بارے نہ بتانا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ اس کے بعد وہ شخص اپنا تہہ بند جس کا ایک کنارا اس کے کندھے پر تھا گھسیٹتے ہوئے باہر نکلا اور کہنے لگا آگاہ ہو جاؤ! عمر اپنے دین سے پھر گیا ہے۔ حضرت عمر ﷺ نے کہا نہیں تو جھوٹ بولتا ہے میں اسلام لے آیا ہوں۔ اسی اثنا میں قریش کا ایک گروہ آپ کی طرف بڑھا اور آپ سے قتال کرنے لگا، آپ ﷺ نے بھی ان کا ڈٹ کر مقابلہ کیا یہاں تک کہ آپ گر گئے اور کفارِ مکہ آپ ﷺ پر ٹوٹ پڑے۔ اتنے میں ایک آدمی آیا جس نے قمیض پہن رکھی تھی اور کہنے لگا تمہارا اس آدمی کے ساتھ کیا معاملہ ہے؟ کیا تم اس آدمی کو قتل کرنا چاہتے ہو جس نے محمد ﷺ کی اتباع اختیار کی ہے۔ تم کیا سمجھتے ہو کہ عدی بن کعب کے بیٹے تمہیں اپنے صاحب کے معاملہ میں ایسے ہی چھوڑ دیں

گے۔ سو لوگ آپ ﷺ سے پیچھے ہٹ گئے۔ حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کہتے ہیں میں نے اپنے والد محترم سے پوچھا وہ آدمی کون تھا تو حضرت عمر ﷺ نے فرمایا عاص بن وائل سہمی ﷺ۔ اس حدیث کو بزار نے روایت کیا ہے۔"

(۲) بَابٌ فِي مَنْزِلَتِهِ ﷺ عِنْدَ النَّبِيِّ ﷺ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کے ہاں آپ ﷺ کا مقام﴾

۱۰۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَ هُوَ اٰخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبداللہ بن ہشام ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے اور آپ ﷺ نے حضرت عمر ﷺ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔''

۱۱۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قُبِضَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَ هُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ، وَأَبُوْبَكْرٍ وَهُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ، وَ عُمَرُ وَ هُوَ بْنُ ثَلَاثٍ وَسِتِّيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے، وہ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے وصال فرمایا تو آپ ﷺ کی عمر مبارک تریسٹھ (۶۳) برس تھی، اور

الحديث رقم۱۰: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۳/ ۱۳۵۱، الحديث رقم: ۳۴۹۱، و في كتاب الإستئذان،باب المصافحة، ۵/ ۲۳۱۱، الحديث رقم: ۵۹۰۹، و ابن حبان فی الصحيح، ۱۶/ ۳۵۵، الحديث رقم: ۷۳۵۶، و البيهقي في شعب الإيمان، ۲/ ۱۳۲، الحديث رقم:۱۳۸۲۔

الحديث رقم۱۱: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب الفضائل، باب كم سن النبي ﷺ، ۴/ ۱۸۲۵، الحديث رقم: ۲۳۴۸۔

حضرت ابوبکر ﷺ نے وصال فرمایا تو ان کی عمر بھی تریسٹھ (۶۳) برس تھی اور حضرت عمر ﷺ نے وصال فرمایا تو ان کی عمر مبارک بھی تریسٹھ (۶۳) برس تھی۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔‘‘ (اس سے حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں انکی اتباع وقربتِ روحانی اور فنائیتِ باطنی ثابت ہوتی ہے)۔

۱۲۔ عَنِ الْمِسْوَرِ بْنِ مَخْرَمَةَ قَالَ: لَمَّا طُعِنَ عُمَرُ جَعَلَ يَأْلَمُ، فَقَالَ لَهُ ابْنُ عَبَّاسٍ، وَكَأَنَّهُ يُجَزِّعُهُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، وَلَئِنْ كَانَ ذَاكَ، لَقَدْ صَحِبْتَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَ أَبَابَكْرٍ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُ، ثُمَّ فَارَقْتَهُ وَهُوَ عَنْكَ رَاضٍ، ثُمَّ صَحِبْتَهُمْ فَأَحْسَنْتَ صُحْبَتَهُمْ، وَلَئِنْ فَارَقْتَهُمْ لَتُفَارِقَنَّهُمْ وَهُمْ عَنْكَ رَاضُوْنَ، قَالَ: أَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ رِضَاهُ، فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللهِ تَعَالَى مَنَّ بِهِ عَلَيَّ، وَأَمَّا مَا ذَكَرْتَ مِنْ صُحْبَةِ أَبِي بَكْرٍ وَ رِضَاهُ، فَإِنَّمَا ذَاكَ مَنٌّ مِنَ اللهِ جَلَّ ذِكْرُهُ مَنَّ بِهِ عَلَيَّ، وَأَمَّا مَا تَرَى مِنْ جَزَعِي، فَهُوَ مِنْ أَجْلِكَ وَ أَجْلِ أَصْحَابِكَ، وَاللهِ لَوْ أَنَّ لِي طِلَاعَ الْأَرْضِ ذَهَبًا، لَافْتَدَيْتُ بِهِ مِنْ عَذَابِ اللهِ ﷻ قَبْلَ أَنْ أَرَاهُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت مسور بن مخرمہ ﷺ فرماتے ہیں کہ جب حضرت عمر ﷺ کو زخمی کیا گیا تو وہ تکلیف محسوس کرنے لگے پس حضرت ابن عباس ﷺ نے ان سے کہا: گویا

الحديث رقم ۱۲: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۳ / ۱۳۵۰، الحديث رقم: ۳۴۸۹

وہ انہیں تسلی دے رہے تھے۔ اے امیر المومنین! یہ بات تو ہوگئی بے شک آپ حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ رہے ہیں اور آپ نے ان کا اچھا ساتھ دیا۔ پھر وہ آپ سے جدا ہوئے تو وہ آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ حضرت ابوبکر ﷺ کے ساتھ رہے اور اچھی طرح ان کا ساتھ دیا پھر وہ آپ سے جدا ہوئے تو وہ بھی آپ سے راضی تھے۔ پھر آپ دیگر صحابہ کرام ﷺ کے ساتھ رہے اور اچھی طرح ان کا ساتھ دیا اور آپ ان سے جدا ہوں گے تو ضرور اس حال میں جدا ہوں گے کہ وہ لوگ آپ سے راضی ہوں گے۔ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: یہ جو آپ نے حضور نبی اکرم ﷺ کی صحبت اور ان کی رضا کا ذکر کیا ہے تو یہ اللہ کا احسان تھا جو اس نے مجھ پر فرمایا۔ پھر آپ نے جو ابوبکر کی صحبت اور ان کے راضی ہونے کا ذکر کیا تو یہ بھی اللہ کا احسان تھا جو اس نے مجھ پر کیا اور جو تم نے میری گھبراہٹ کا ذکر کیا تو وہ تمہاری اور تمہارے ساتھیوں کی وجہ سے ہے۔ خدا کی قسم اگر میرے پاس زمین کے برابر بھی سونا ہوتا تو عذاب الٰہی سے پہلے اسے عذاب کے بدلے میں فدیۂ دے دیتا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔‘‘

١٣۔ عَنِ ابْنِ أَبِي مُلَيْكَةَ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عَبَّاسٍ يَقُوْلُ: وُضِعَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى سَرِيْرِهِ فَتَكَنَّفَهُ النَّاسُ يَدْعُوْنَ وَيُثْنُوْنَ وَيُصَلُّوْنَ عَلَيْهِ قَبْلَ أَنْ يُرْفَعَ وَأَنَا فِيْهِمْ قَالَ: فَلَمْ يَرُعْنِي إِلَّا بِرَجُلٍ قَدْ أَخَذَ بِمَنْكِبِي مِنْ

الحديث رقم١٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ٣ / ١٣٤٨، الحديث رقم: ٣٤٨٢، و مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، ٤ / ١٨٥٨، الحديث رقم: ٢٣٨٩، وأحمد بن حنبل في المسند، ١ / ١١٢، الحديث رقم: ٨٩٨، و الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣ / ٧١، الحديث رقم: ٤٤٢٧.

وَرَائِي. فَالْتَفَتُّ إِلَيْهِ فَإِذَا هُوَ عَلِيٌّ فَتَرَحَّمَ عَلَى عُمَرَ وَقَالَ: مَا خَلَّفْتَ أَحَدًا أَحَبَّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمِثْلِ عَمَلِهِ، مِنْكَ وَأَيْمُ اللهِ! إِنْ كُنْتُ لَأَظُنُّ أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَ صَاحِبَيْكَ وَ ذَاكَ إِنِّي كُنْتُ أُكَثِّرُ أَسْمَعُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُولُ جِئْتُ أَنَا وَ أَبُوبَكْرٍ وَّ عُمَرُ وَ دَخَلْتُ أَنَا وَ أَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ وَخَرَجْتُ أَنَا وَ أَبُوْ بَكْرٍ وَ عُمَرُ. فَإِنْ كُنْتُ لَأَرْجُو، أَوْ لَأَظُنُّ، أَنْ يَجْعَلَكَ اللهُ مَعَهُمَا. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت عبد اللہ بن عباس رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر بن الخطاب ﷺ کا جنازہ تخت پر رکھا گیا تو لوگ ان کے گرد جمع ہوگئے، وہ ان کے حق میں دعا کرتے، تحسین آمیز کلمات کہتے اور جنازہ اٹھائے جانے سے بھی پہلے ان پر صلوۃ (یعنی دعا) پڑھ رہے تھے، میں بھی ان لوگوں میں شامل تھا، اچانک ایک شخص نے پیچھے سے میرے کندھے پر ہاتھ رکھا، میں نے گھبرا کر مڑ کے دیکھا تو وہ حضرت علی ﷺ تھے، انہوں نے حضرت عمر ﷺ کے لیے رحمت کی دعا کی اور کہا (اے عمر!) آپ نے اپنے بعد کوئی ایسا شخص نہیں چھوڑا جس کے کیے ہوئے اعمال کے ساتھ مجھے اللہ تعالیٰ سے ملاقات کرنا پسند ہو بخدا مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کا درجہ آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ کر دے گا، کیونکہ میں حضور نبی اکرم ﷺ سے بہ کثرت یہ سنتا تھا، ’’میں اور ابوبکر و عمر آئے، میں اور ابوبکر و عمر داخل ہوئے، میں اور ابوبکر و عمر نکلے‘‘ اور مجھے یقین ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ کو (اسی طرح) آپ کے دونوں صاحبوں کے ساتھ رکھے گا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے اور مذکورہ الفاظ امام مسلم کے ہیں۔‘‘

۱۴۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ الْمُسَيَّبِ وَ أَبِيْ سَلَمَةَ بْنِ عَبْدِ الرَّحْمٰنِ قَالَا: سَمِعْنَا أَبَا هُرَيْرَةَ ﷺ يَقُوْلُ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بَيْنَمَا رَاعٍ فِيْ غَنَمِهِ عَدَا الذِّئْبُ فَأَخَذَ مِنْهَا شَاةً، فَطَلَبَهَا حَتّٰى اسْتَنْقَذَهَا، فَالْتَفَتَ إِلَيْهِ الذِّئْبُ، فَقَالَ لَهُ: مَنْ لَهَا يَوْمَ السَّبُعِ، لَيْسَ لَهَا رَاعٍ غَيْرِيْ. فَقَالَ النَّاسُ: سُبْحَانَ اللهِ، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ فَإِنِّيْ أُوْمِنُ بِهِ وَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. وَ مَا ثَمَّ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت سعید بن مسیب اور ابو سلمہ بن عبد الرحمٰن رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ہم نے حضرت ابوہریرۃ ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک چرواہا اپنے ریوڑ کے ساتھ تھا کہ بھیڑیے نے اس کے ریوڑ پر حملہ کر دیا اور ایک بکری پکڑ لی، چرواہے نے اس کا پیچھا کیا اور بکری چھڑوا لی۔ بھیڑیے نے اس کی جانب متوجہ ہو کر کہا: بتاؤ چیر پھاڑ کے دن کون ان کی حفاظت کرے گا جب میرے سوا کوئی ان کا چرواہا نہیں ہوگا۔ لوگوں نے اس پر تعجب کیا اور کہا سبحان اللہ (کہ بھیڑیا انسانوں کی طرح بول رہا ہے)۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا میں اس واقعہ کی صحت پر یقین رکھتا ہوں اور ابوبکر و عمر بھی اس پر یقین رکھتے ہیں۔

الحديث رقم ۱۴: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۳/۱۳۴۹، الحديث رقم: ۳۴۸۷، و في كتاب فضائل الصحابة، باب قول النبي ﷺ لو كنت متخذا خليلا، ۳/۱۳۳۹، الحديث رقم: ۳۴۶۳، و مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل أبي بكر، ۴/۱۸۵۷، الحديث رقم: ۲۳۸۸، و النسائي في السنن الكبرى، ۵/۳۸، الحديث رقم: ۸۱۱۴، و البخاري في الأدب المفرد، ۱/۳۱۰، الحديث رقم: ۹۰۲.

حالانکہ حضرت ابوبکر اور حضرت عمر رضی اللہ عنہما وہاں موجود ہی نہ تھے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔''

١٥۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا رَجُلٌ يَرْعٰى غَنَمًا لَهُ إِذْ جَاءَ ذِئْبٌ فَأَخَذَ شَاةً فَجَآءَ صَاحِبُهَا فَانْتَزَعَهَا مِنْهُ، فَقَالَ الذِّئْبُ: كَيْفَ تَصْنَعُ بِهَا يَوْمَ السَّبُعِ يَوْمَ لَا رَاعِيَ لَهَا غَيْرِيْ؟ قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَآمَنْتُ بِذَالِکَ أَنَا وَأَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ. قَالَ أَبُوْسَلَمَةَ: وَ مَا هُمَا فِي الْقَوْمِ يَوْمَئِذٍ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت ابوہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ایک چرواہا بکریاں چرا رہا تھا کہ اچانک ایک بھیڑیا آیا اور اس کی بکری پکڑ لی۔ چرواہے نے اس سے بکری چھین لی۔ بھیڑیا کہنے لگا کہ تم اس دن کیا کرو گے، جس دن صرف درندے رہ جائیں گے اور میرے علاوہ کوئی چرواہا نہ ہو گا؟ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ابوبکر اور عمر اس واقعہ کو صحیح مانتے ہیں۔ ابوسلمہ فرماتے ہیں کہ جس وقت آپ ﷺ نے یہ بات فرمائی اس وقت یہ دونوں حضرات مجلس میں بھی موجود نہیں تھے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

الحديث رقم١٥: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فی مناقب عمر، ٥ / ٦٢٣، الحديث رقم: ٣٦٩٥، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢ / ٣٨٢، الحديث رقم: ٨٩٥٠، و حميدي في المسند، ٢ / ٤٥٤، الحديث رقم: ١٠٥٤.

١٦۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَجُلاً سَأَلَ النَّبِيَّ ﷺ عَنِ السَّاعَةِ فَقَالَ: مَتَى السَّاعَةُ؟ قَالَ: وَ مَاذَا أَعْدَدْتَ لَهَا؟ قَالَ: لَا شَيْءَ إِلَّا أَنِّي أُحِبُّ اللهَ وَ رَسُوْلَهُ ﷺ فَقَالَ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ. قَالَ أَنَسٌ: فَمَا فَرِحْنَا بِشَيْءٍ فَرِحْنَا بِقَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: أَنْتَ مَعَ مَنْ أَحْبَبْتَ قَالَ أَنَسٌ: فَأَنَا أُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ وَ أَبَا بَكْرٍ وَ عُمَرَ وَ أَرْجُو أَنْ أَكُونَ مَعَهُمْ بِحُبِّي إِيَّاهُمْ، وَ إِنْ لَمْ أَعْمَلْ بِمِثْلِ أَعْمَالِهِمْ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ کسی صحابی نے حضور نبی اکرم ﷺ سے پوچھا کہ قیامت کب آئے گی؟ پس آپ ﷺ نے فرمایا! تم نے اس کے لئے کیا تیاری کی ہے؟ وہ صحابی عرض گزار ہوا! میرے پاس تو کوئی عمل نہیں سوائے اس کے کہ میں اللہ اور اس کے رسول ﷺ سے محبت کرتا ہوں۔ فرمایا: تمہیں آخرت میں اسی کی معیت اور سنگت نصیب ہو گی جس سے تم محبت کرتے ہو۔ حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہمیں کسی خبر نے اتنا خوش نہیں کیا جتنا حضور نبی اکرم ﷺ کے اس فرمان نے کیا کہ ’’تم اسی کے ساتھ ہوگے جس سے محبت کرتے ہو‘‘۔

الحديث رقم١٦: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب فضائل الصحابة باب مناقب عمر بن الخطاب، ٣/ ١٣٤٩، الحديث رقم: ٣٤٨٥، و مسلم في الصحيح، کتاب البر و الصلة و الأدب، باب المرء مع من أحب، ٤/ ٢٠٣٢، الحديث رقم: ٢٦٣٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٣/ ٢٢٧، الحديث رقم: ١٣٣٩٥، و أبو يعلیٰ فی المسند، ٦/ ١٨٠، الحديث رقم: ٣٤٦٥، و عبد بن حميد في المسند، ١/ ٣٩٧، الحديث رقم: ١٣٣٩، و المنذری في الترغيب و الترهيب، ٤/ ١٤، ١٥، الحديث رقم: ٤٥٩٤۔

حضرت انس ﷺ نے کہا: میں حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت کرتا ہوں اور ابو بکر و عمر سے بھی لہٰذا امیدوار ہوں کہ ان کی محبت کے باعث ان حضرات کے ساتھ ہوں گا اگرچہ میرے اعمال ان جیسے نہیں۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔''

۱۷۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: مَا مِنْ نَبِيٍّ إِلَّا لَهُ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ، وَ وَزِيرَانِ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ، فَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ السَّمَاءِ فَجِبْرِيلُ وَمِيكَائِيلُ، وَأَمَّا وَزِيرَايَ مِنْ أَهْلِ الْأَرْضِ فَأَبُوبَكْرٍ وَعُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيثٌ حَسَنٌ.

''حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ہر نبی کے لئے دو وزیر اہل آسمان سے اور دو وزیر اہل زمین سے ہوتے ہیں۔ پس اہل آسمان میں سے میرے دو وزیر جبرئیل و میکائیل ہیں اور اہل زمین میں سے میرے دو وزیر ابوبکر و عمر ہیں۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن ہے۔''

۱۸۔ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ يَخْرُجُ عَلَى أَصْحَابِهِ مِنَ

الحديث رقم۱۷: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب ابوبكر و عمر، ۵/ ۶۱۶، الحديث رقم: ۳۶۸۰، و الحاكم في المستدرك، ۲/ ۲۹۰، الحديث رقم: ۳۰۴۷، و ابن الجعد في المسند، ۱/ ۲۹۸، الحديث رقم: ۲۰۲۶، و الديلمي في الفردوس بمأثور الخطاب، ۴/ ۳۸۲، الحديث رقم: ۷۱۱۱.

الحديث رقم۱۸: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب أبوبكر و عمر، ۵/ ۶۱۲، الحديث رقم: ۳۶۶۸، و الطبري في الرياض النظرة، ۱/ ۳۳۸.

الْمُهَاجِرِيْنَ وَ الْأَنْصَارِ، وَ هُمْ جُلُوسٌ،وَ فِيهِمْ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ، فَلَا يَرْفَعُ إِلَيْهِ أَحَدٌ مِنْهُمْ بَصَرَهُ إِلَّا أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ، فَإِنَّهُمَا كَانَا يَنْظُرَانِ إِلَيْهِ وَ يَنْظُرُ إِلَيْهِمَا وَ يَتَبَسَّمَانِ إِلَيْهِ، وَ يَتَبَسَّمُ إِلَيْهِمَا .رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

''حضرت انس ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ اپنے مہاجرین و انصار صحابہ کرام ﷺ کی مجلس میں تشریف لاتے جس میں حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما بھی موجود ہوتے تو اس مجلس صحابہ میں سے ابوبکر و عمر کے علاوہ کوئی ایک شخص بھی آنکھ اٹھا کر چہرہ مصطفیٰ ﷺ کی طرف نہ دیکھ سکتا تھا۔ حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما حضور نبی اکرم ﷺ کی طرف اور حضور نبی اکرم ﷺ ان کی طرف دیکھتے اور مسکراتے تھے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔''

١٩۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ قَالَ: قَالَ عُمَرُ لِأَبِي بَكْرٍ: يَا خَيْرَ النَّاسِ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ، فَقَالَ أَبُوْبَكْرٍ: أَمَا إِنَّکَ إِنْ قُلْتَ ذَاکَ فَلَقَدْ سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ: مَا طَلَعَتِ الشَّمْسُ عَلٰى رَجُلٍ خَيْرٍ مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ .

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضرت عمر ﷺ نے حضرت ابوبکر ﷺ کو مخاطب کرکے فرمایا: ''اے حضور نبی اکرم ﷺ کے بعد لوگوں میں سب سے بہترین یہ سن کر حضرت ابوبکر ﷺ نے فرمایا آگاہ ہو جاؤ اگر تم نے یہ

الحديث رقم١٩: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر، ٥/ ٦١٨، الحديث رقم: ٣٦٨٤، و الحاکم فی المستدرک، ٣: ٩٦، الحديث رقم: ٤٥٠٨.

کہا ہے تو میں نے بھی حضور نبی اکرم ﷺ کو یہ فرماتے ہوئے سنا ہے کہ عمر سے بہتر کسی آدمی پر ابھی تک سورج طلوع نہیں ہوا۔ اس حدیث امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔'' اس باب میں حضرت ابو درداء سے بھی روایت مذکور ہے۔''

۲۰۔ عَنْ عُمَرَ أَنَّهُ اسْتَأْذَنَ النَّبِيَّ ﷺ فِي الْعُمْرَةِ فَقَالَ أَيْ أُخَيَّ أَشْرِكْنَا فِي دُعَائِكَ وَ لَا تَنْسَنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ ابْنُ مَاجَةَ.
وَ قَالَ التِّرْمِذِيُّ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عمر ﷺ سے روایت ہے کہ انہوں نے حضور نبی اکرم ﷺ سے عمرہ کی اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے انہیں فرمایا: اے میرے بھائی! ہمیں بھی اپنی دعاؤں میں شریک رکھنا اور ہمیں نہیں بھولنا۔ اس حدیث کو امام ترمذی اور ابن ماجہ نے روایت کیا ہے اور ترمذی نے کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

۲۱۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ رَأَى عَلَى عُمَرَ قَمِيْصًا أَبْيَضَ فَقَالَ ثَوْبُکَ هٰذَا غَسِيْلٌ أَمْ جَدِيْدٌ؟ قَالَ: لَا. بَلْ غَسِيْلٌ: قَالَ: اِلْبَسْ جَدِيْدًا، وَ عِشْ حَمِيْدًا، وَ مُتْ شَهِيْدًا. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

الحديث رقم ۲۰: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، كتاب الدعوات، باب فی دعاء النبي ﷺ، ۵ / ۵۵۹، الحديث رقم: ۳۵۶۲. و إبن ماجه فی السنن، ۲ / ۹۶۶، الحديث رقم: ۲۸۹۴، و البيهقی فی شعب الإيمان، ۶ / ۵۰۲، الحديث رقم: ۹۰۵۹.

الحديث رقم ۲۱: أخرجه أبن ماجه فی السنن، كتاب اللباس، باب ما يقول الرجل إذا لبس ثوبًا جديداً، ۲ / ۱۱۷۸، الحديث رقم: ۳۵۵۸، وأحمد بن حنبل في المسند، ۲ / ۸۸، الحديث رقم: ۵۶۲۰، والطبرانی فی المعجم الكبير، ۱۲ / ۲۸۳، الحديث رقم: ۱۳۱۲۷، وأبويعلىٰ في المسند، ۹ / ۴۰۲، الحديث رقم: ۵۵۴۵.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ایک دفعہ حضور نبی اکرم ﷺ نے حضرت عمر ﷺ کو سفید قمیص زیب تن کئے ہوئے دیکھا تو دریافت فرمایا: (اے عمر) تمہارا یہ قمیص نیا ہے یا پرانا، حضرت عمر ﷺ نے جواب دیا: یہ پرانا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: (اللہ کرے) تم ہمیشہ نیا لباس پہنو اور پرسکون زندگی بسر کرو اور تمہیں شہادت کی موت نصیب ہو۔ اس حدیث کو امام ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔‘‘

٢٢. عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ هِشَامٍ قَالَ: كُنَّا مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، وَ هُوَ آخِذٌ بِيَدِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ ﷺ فَقَالَ وَاللهِ يَا رَسُوْلَ اللهِ لَأَنْتَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ كُلِّ شَيْءٍ إِلَّا نَفْسِي، فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ لَا يُؤْمِنُ أَحَدُكُمْ حَتَّى أَكُوْنَ أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ نَفْسِهِ، قَالَ فَأَنْتَ الآنَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ نَفْسِي، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ اَلآنَ يَا عُمَرُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الأَوْسَطِ وَ الْحَاكِمُ.

’’حضرت عبداللہ بن ہشام ﷺ فرماتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ تھے اور آپ ﷺ نے حضرت عمر ﷺ کا ہاتھ پکڑا ہوا تھا۔ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ مجھے ہر چیز سے بڑھ کر محبوب ہیں سوائے میری جان کے۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے تم میں سے کوئی اس وقت تک مومن نہیں ہوسکتا جب تک

الحديث رقم ٢٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ٣٣٦، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ٥١٦، الحديث رقم: ٥٩٢٢، والطبراني في المعجم الأوسط، ١/ ١٠٢، الحديث رقم: ٣١٧، و البزار في المسند، ٨/ ٣٨٤، الحديث رقم: ٣٤٥٩.

میں اسے اس کی جان سے بڑھ کر محبوب نہیں ہو جاتا۔ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! اب آپ مجھے میری جان سے بھی بڑھ کر محبوب ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمر! اب تمہارا ایمان کامل ہوگیا ہے۔ اِس حدیث کو احمد بن حنبل نے مسند میں حاکم نے المستدرک میں اور طبرانی نے المعجم الاوسط میں روایت کیا ہے۔''

٢٣۔ عَنِ الْأَسْوَدِ بْنِ سَرِيعٍ قَالَ: أَتَيْتُ النَّبِيَّ ﷺ، فَقُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، إِنِّي قَدْ حَمِدْتُ رَبِّي تَبَارَکَ وَتَعَالَى بِمَحَامِدَ وَ مِدَحٍ، وَإِيَّاکَ، قَالَ: هَاتِ مَاحَمِدْتَ بِهِ رَبَّکَ عَزَّوَجَلَّ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أُنْشِدُهُ، فَجَاءَ رَجُلٌ أَدْلَمُ فَاسْتَأْذَنَ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ بَيِّنْ بَيِّنْ، قَالَ: فَتَكَلَّمَ سَاعَةً ثُمَّ خَرَجَ، قَالَ: فَجَعَلْتُ أُنْشِدُهُ، قَالَ: ثُمَّ جَاءَ فَاسْتَأْذَنَ، قَالَ: فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: بَيِّنْ بَيِّنْ، فَفَعَلَ ذَاکَ مَرَّتَيْنِ أَوْثَلاثًا، قَالَ: قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللهِ، مَنْ هَذَا الَّذِي اسْتَنْصَتَّنِي لَهُ؟ قَالَ: عُمَرُبْنُ الْخَطَّابِ، هَذَا رَجُلٌ لَا يُحِبُّ الْبَاطِلَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

'' حضرت اسود بن سریع سے روایت ہے کہ میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کیا: یا رسول اللہ! میں نے اللہ تبارک و تعالیٰ کی حمد وثنا اور آپ کی مدحت و نعت بیان کی ہے۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تو نے جو اپنے رب کی حمد و ثنا کی ہے مجھے بھی سناؤ۔ راوی کہتے ہیں میں نے (حضور نبی اکرم ﷺ

الحديث رقم ٢٣: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٤٣٥، و البخاري في الأدب المفرد، ١/١٢٥، الحديث رقم: ٣٤٢، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٨/١١٨.

کے سامنے) پڑھنا شروع کیا پھر ایک دراز قامت آدمی آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ سے اجازت طلب کی۔ راوی کہتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیان کرو، بیان کرو۔ راوی کہتے ہیں اس آدمی نے تھوڑی دیر کلام کیا پھر باہر چلا گیا۔ میں نے دوبارہ کلام پڑھنا شروع کیا تو وہ آدمی دوبارہ آ گیا اور اجازت طلب کی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بیان کرو، بیان کرو! اس آدمی نے اس طرح دو دفعہ یا تین دفعہ کیا: میں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! یہ آدمی کون ہے جس کے لئے آپ نے مجھے چپ کرایا؟ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: یہ عمر بن الخطاب ہے اور یہ وہ آدمی ہے جو باطل کو پسند نہیں کرتا۔ اس حدیث کو امام احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔''

٢٤۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سِيْرِيْنَ قَالَ: مَا أَظُنُّ رَجُلاً يَنْتَقِصُ أَبَابَكْرٍ وَ عُمَرَ يُحِبُّ النَّبِيَّ ﷺ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت محمد بن سیرین ﷺ سے روایت ہے انہوں نے کہا کہ میں یہ خیال نہیں کرتا کہ جو شخص حضرت ابوبکر و عمر رضی اللہ عنہما کی تنقیص کرتا ہے وہ حضور نبی اکرم ﷺ سے محبت رکھتا ہو۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن ہے۔''

الحديث رقم ٢٤: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر، ٥/ ٦١٨، الحديث رقم: ٣٦٨٥.

(٣) بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: لَوْكَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ

﴿فرمان رسول ﷺ: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو وہ عمر ہوتا﴾

٢٥۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَقَدْ كَانَ فِيْمَا قَبْلَكُمْ مِنَ الْأُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَکُ فِي أُمَّتِي أَحَدٌ فَإِنَّهُ عُمَرُ. و زَادَ زَكَرِيَّاءُ بْنُ أَبِي زَائِدَةَ عَنْ سَعْدٍ عَنْ أَبِي سَلَمَةَ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: لَقَدْ كَانَ فِيْمَنْ كَانَ قَبْلَكُمْ مِنْ بَنِي إِسْرَائِيْلَ رِجَالٌ يُكَلَّمُوْنَ مِنْ غَيْرِ أَنْ يَكُوْنُوْا أَنْبِيَاءَ فَإِنْ يَكُنْ مِنْ أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ فَعُمَرُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدّث ہوا کرتے تھے اگر میری امت میں کوئی محدّث ہے تو وہ عمر ﷺ ہے۔ زکریا بن ابی زائدہ نے سعد سے اور انہوں نے ابی سلمہ سے انہوں نے حضرت ابوہریرۃ ﷺ سے یہ الفاظ زیادہ روایت کئے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلے لوگوں یعنی بنی اسرائیل میں ایسے لوگ بھی ہوا کرتے تھے جن کے ساتھ اللہ تعالیٰ کلام فرماتا تھا حالانکہ وہ نبی نہ تھے۔ اگر ان جیسا میری امت کے

الحديث رقم٢٥: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة باب مناقب عمر بن الخطاب ﷺ، ٣/ ١٣٤٩، الحديث رقم: ٣٤٨٦، و في كتاب الأنبياء، باب أم حسبت أن أصحاب الكهف و الرقيم، ٣/ ١٢٧٩، الحديث رقم: ٢٣٨٢، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٥٨٣، الحديث رقم: ١٢٦١۔

اندر کوئی ہوتا تو وہ عمر ہوتا۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔''

٢٦۔ عَنْ عَائِشَةَ، عَنِ النَّبِيِّ ﷺ، أَنَّهُ كَانَ يَقُوْلُ: قَدْ كَانَ يَكُوْنُ فِي الْأُمَمِ قَبْلَكُمْ مُحَدَّثُوْنَ فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِي مِنْهُمْ أَحَدٌ، فَإِنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ مِنْهُمْ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ التِّرْمِذِيُّ.

وَقَالَ ابْنُ وَهْبٍ: تَفْسِيْرُ مُحَدَّثُوْنَ مُلْهَمُوْنَ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ فرماتے تھے کہ تم سے پہلی امتوں میں محدّثون ہوتے تھے۔ اگر میری امت میں کوئی محدّث ان میں سے ہے تو وہ عمر بن الخطاب ہے، ابن وہب نے کہا محدَّث اس شخص کو کہتے ہیں جس پر الہام کیا جاتا ہو۔ اس حدیث کو امام مسلم اور ترمذی نے روایت کیا ہے۔''

٢٧۔ عَنْ عُقْبَةَ بْنِ عَامِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَوْ كَانَ نَبِيٌّ بَعْدِي لَكَانَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

الحديث رقم٢٦: أخرجه مسلم فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة باب من فضائل عمر، ٤/ ١٨٦٤، الحديث رقم: ٢٣٩٨، و الترمذی فی الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فی مناقب عمر بن الخطاب، ٥/ ٦٢٢، الحديث رقم: ٣٦٩٣، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ٣١٧، الحديث رقم: ٦٨٩٤، و الحاكم فی المستدرك على الصحيحين، ٣/ ٩٢، الحديث رقم: ٤٤٩٩، و النسائي في السنن الكبرىٰ، ٥/ ٣٩، الحديث رقم: ٨١١٩.

الحديث رقم٢٧: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر، ٥/ ٦١٩، الحديث رقم: ٣٦٨٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٤/ ١٥٤، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ٩٢، الحديث رقم: ←

''حضرت عقبہ بن عامر ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: اگر میرے بعد کوئی نبی ہوتا تو عمر بن الخطاب ہوتا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن ہے۔''

۲۸۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَّهُ كَانَ فِيْمَنْ مَضَى رِجَالٌ يَتَحَدَّثُوْنَ نُبُوَّةً فَإِنْ يَكُنْ فِي أُمَّتِيْ أَحَدٌ مِنْهُمْ فَعُمَرُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: سابقہ امتوں میں بعض لوگ ایسے بھی ہوتے تھے جو نبوت کی سی باتیں کرتے تھے اور اگر میری امت میں ایسا کوئی ہے تو وہ عمر ہے۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

۲۹۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ : كَانَتْ فِي الْأُمَمِ مُحَدَّثُوْنَ لَيْسُوْا بِأَنْبِيَاءٍ فَإِنْ كَانَ فِي أُمَّتِيْ فَعُمَرُ، رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم سے پہلی امتوں میں محدَّثون ہوا کرتے تھے جو کہ انبیاء نہیں تھے اور اگر میری امت میں سے کوئی محدَّث ہے تو وہ عمر ہے۔ اس حدیث کو دیلمی نے روایت کیا ہے۔''

٤٤٩٥، و الطبراني في المعجم الكبير، ١٧ / ٢٩٨، الحديث رقم: ٨٢٢، و الروياني في المسند، ١ / ١٧٤، الحديث رقم: ٢٢٣، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١ / ٣٥٦، الحديث رقم: ٥١٩.

الحديث رقم٢٨: أخرجه ابن أبي‌شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٤، الحديث رقم: ٣١٩٧٢.

الحديث رقم٢٩: أخرجه الديلمي في المسند الفردوس، ٣ / ٢٧٨، الحديث رقم: ٤٨٣٩.

(۴) بَابٌ فِي تَبْشِيرِ النَّبِيِّ ﷺ لَهُ ﷺ بِالْجَنَّةِ

﴿حضور نبی اکرم ﷺ کا آپ ﷺ کو جنت کی بشارت دینا﴾

۳۰. عَنْ أَبِي مُوْسَى الْأَشْعَرِيِّ قَالَ: بَيْنَمَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِي حَائِطٍ مِنْ حَائِطِ الْمَدِيْنَةِ، هُوَ مُتَّكِئٌ يَرْكُزُ بِعُوْدٍ مَعَهُ بَيْنَ الْمَاءِ وَ الطِّيْنِ، إِذَا اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ. فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ قَالَ: فَإِذَا أَبُوْبَكْرٍ فَفَتَحْتُ لَهُ وَ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ. فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ، قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُمَرُ فَفَتَحْتُ لَهُ وَ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. ثُمَّ اسْتَفْتَحَ رَجُلٌ آخَرُ. قَالَ: فَجَلَسَ النَّبِيُّ ﷺ فَقَالَ: افْتَحْ وَ بَشِّرْهُ بِالْجَنَّةِ عَلَى بَلْوَى تَكُوْنُ قَالَ: فَذَهَبْتُ فَإِذَا هُوَ عُثْمَانُ بْنُ عَفَّانَ. قَالَ: فَفَتَحْتُ وَ بَشَّرْتُهُ بِالْجَنَّةِ. قَالَ: وَ قُلْتُ الَّذِيْ قَالَ: فَقَالَ: أَللّٰهُمَّ صَبْرًا. أَوِ اللهُ الْمُسْتَعَانُ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ وَ هٰذَا لَفْظُ مُسْلِمٍ.

’’حضرت ابو موسیٰ اشعری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ایک دن حضور نبی

الحديث رقم ۳۰: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۳ / ۱۳۵۰، الحديث رقم: ۳۴۹۰، و في كتاب الأدب، باب من نكت العود في الماء و الطين، ۵ / ۲۲۹۵، الحديث رقم: ۵۸۶۲، و مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة باب من فضائل عثمان بن عفان، ۴ / ۱۸۶۷، الحديث رقم: ۲۴۰۳، والبخاري في الأدب المفرد، ۱ / ۳۳۵، الحديث رقم: ۹۶۵، و ابن جوزي في صفوة الصفوة، ۱ / ۲۹۹.

اکرم ﷺ مدینہ منورہ کے ایک باغ میں تکیہ لگا کر بیٹھے ہوئے تھے، اور ایک لکڑی سے زمین کھرچ رہے تھے، ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول کر آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابو موسیٰ اشعری نے کہا آنے والے حضرت ابوبکر ﷺ تھے، میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی۔ پھر ایک شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا، آپ ﷺ نے فرمایا: دروازہ کھول کر آنے والے کو جنت کی بشارت دے دو، حضرت ابو موسیٰ اشعری کہتے ہیں کہ میں گیا تو وہ حضرت عمر تھے۔ میں نے دروازہ کھول کر ان کو جنت کی بشارت دے دی، پھر ایک اور شخص نے دروازہ کھلوانا چاہا تو حضور نبی اکرم ﷺ بیٹھ گئے اور فرمایا: دروازہ کھول دو اور آنے والے کو مصیبتوں کی بناء پر جنت کی بشارت دے دو، میں نے جا کر دیکھا تو وہ حضرت عثمان بن عفان ﷺ تھے، میں نے دروازہ کھولا اور ان کو جنت کی بشارت دی اور جو کچھ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا تھا وہ کہہ دیا، حضرت عثمان ﷺ نے دعا کی: اے اللہ! صبر عطا فرما، یا کہا: اے اللہ تو ہی مستعان ہے۔ اس حدیث کو امام بخاری اور مسلم نے روایت کیا ہے۔

٣١۔ عَنْ عَبْدِاللهِ بْنِ مَسْعُوْدٍ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ فَاطَّلَعَ أَبُوْبَكْرٍ، ثُمَّ قَالَ: يَطَّلِعُ عَلَيْكُمْ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْجَنَّةِ. فَاطَّلَعَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

الحديث رقم ٣١: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فی مناقب عمر، ٥/ ٦٢٢، الحديث رقم: ٣٦٩٤، و أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ١٠٤، الحديث رقم: ٧٦ و الطبرانی فی المعجم الاوسط، ٧/ ١١٠، الحديث رقم: ٧٠٠٢، و الطبرانی فی المعجم الكبير، ١٠/ ١٦٧، الحديث رقم: ١٠٣٤٣، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٥٧.

وَفِي الْبَابِ عَنْ أَبِي مُوْسٰی وَ جَابِرٍ.

’’حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تم پر ایک شخص داخل ہو گا وہ جنتی ہے چنانچہ حضرت ابوبکر ﷺ داخل ہوئے آپ ﷺ نے پھر فرمایا: تمہارے پاس ایک اور جنتی شخص آنے والا ہے پس اس مرتبہ حضرت عمر ﷺ تشریف لائے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔ اس باب میں حضرت ابوموسیٰ اور حضرت جابر رضی اللہ عنہما سے بھی روایات مذکور ہیں۔‘‘

۳۲۔ عَنْ عَبْدِالرَّحْمٰنِ بْنِ حُمَيْدٍ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ سَعِيْدَ بْنَ زَيْدٍ حَدَّثَهُ فِي نَفَرٍ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: عَشَرَةٌ فِي الْجَنَّةِ أَبُوْبَكْرٍ فِي الْجَنَّةِ وَعُمَرُ فِي الْجَنَّةِ وَ عُثْمَانُ وَ عَلِيٌّ وَالزُّبَيْرُ وَطَلْحَةُ وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ وَأَبُوْعُبَيْدَةَ وَسَعْدُ بْنُ أَبِي وَقَّاصٍ قَالَ: فَعَدَّ هٰؤُلَاءِ التِّسْعَةَ وَسَكَتَ عَنِ الْعَاشِرِ فَقَالَ الْقَوْمُ نَنْشُدُكَ اللهَ يَا أَبَاالْأَعْوَرِ! مَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: نَشَدْتُمُوْنِي بِاللهِ أَبُوْالْأَعْوَرِ فِي الْجَنَّةِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

’’حضرت عبد الرحمٰن بن حمید اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید ﷺ نے ایک مجلس میں اسے یہ حدیث بیان کی کہ حضور نبی اکرم ﷺ

الحديث رقم ۳۲: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب: مناقب عبدالرحمان بن عوف، ٥ / ٦٤٨، الحديث رقم: ۳۷٤۸، و الحاكم في المستدرك، ۳ / ٤۹۸، الحديث رقم: ٥۸٥۸، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ۳٥٠، الحديث رقم: ۳۱۹٤٦، و النسائي في السنن الكبرى، ٥ / ٥٦، الحديث رقم: ۸۱۹٥ وأيضاً في فضائل الصحابة، ۱ / ۲۸، الحديث رقم: ۹۲.

نے فرمایا: دس آدمی جنتی ہیں، ابوبکر جنتی ہیں، عمر جنتی ہیں، عثمان، علی، زبیر، طلحہ، عبد الرحمٰن، ابو عبیدہ اور سعد بن ابی وقاص (جنتی ہیں)۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت سعید بن زید نو آدمیوں کا نام گن کر دسویں پر خاموش ہو گئے۔ لوگوں نے کہا اے ابو اعور! ہم آپ کو اللہ تعالیٰ کی قسم دے کر پوچھتے ہیں بتایئے کہ دسواں کون ہے؟ انہوں نے فرمایا: تم نے مجھے خدا کی قسم دی ہے۔ ابو اعور (سعید بن زید) جنتی ہے۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے۔''

۳۳۔ عَنْ سَعِيْدِ بْنِ زَيْدِ بْنِ عَمْرِو بْنِ نُفَيْلٍ أَنَّهُ قَالَ: أَشْهَدُ عَلَى التِّسْعَةِ أَنَّهُمْ فِي الْجَنَّةِ وَ لَوْ شَهِدْتُ عَلَى الْعَاشِرِ لَمْ آثَمْ قِيْلَ وَكَيْفَ ذَلِکَ؟ قَالَ: کُنَّا مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ بِحِرَاءَ فَقَالَ: اثْبُتْ حِرَاءُ فَإِنَّهُ لَيْسَ عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ أَوْ شَهِيْدٌ قِيْلَ وَمَنْ هُمْ؟ قَالَ: رَسُوْلُ اللهِ ﷺ وَأَبُوْبَکْرٍ وَعُمَرُ وَعُثْمَانُ، وَعَلِيٌّ، وَطَلْحَةُ، وَالزُّبَيْرُ وَسَعْدٌ، وَعَبْدُالرَّحْمٰنِ بْنُ عَوْفٍ قِيْلَ فَمَنِ الْعَاشِرُ؟ قَالَ: أَنَا. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

'' حضرت سعید بن زید بن عمرو بن نفیل ﷺ سے روایت ہے وہ فرماتے ہیں کہ میں نو آدمیوں کے بارے میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ جنتی ہیں اور اگر میں دسویں آدمی کے بارے میں بھی گواہی دوں تو گناہ گار نہ ہوں گا۔ پوچھا گیا وہ کیسے؟ فرمایا: ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ کوہ حراء پر تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: اے

الحديث رقم٣٣: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب مناقب سعيد بن زيد بن عمرو بن نفيل ﷺ: ٥ / ٦٥١، الحديث رقم: ٣٧٥٧، والحاكم في المستدرك، ٣ / ٥٠٩، الحديث رقم: ٥٨٩٨، و النسائي في السنن الكبرى، ٥ / ٥٥، الحديث رقم: ٨١٩٠.

حراء ٹھہر جا۔ کیونکہ تجھ پر نبی، صدیق اور شہید ہی تو ہیں۔ پوچھا گیا وہ کون تھے؟ فرمایا: حضور نبی اکرم ﷺ، حضرت ابوبکر، حضرت عمر، حضرت عثمان، حضرت علی، حضرت طلحہ، حضرت زبیر، حضرت سعد اور حضرت عبدالرحمن بن عوف ﷺ پوچھا گیا دسواں کون تھا؟ فرمایا: میں تھا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

٣٤۔ عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَوَّلُ مَنْ يُصَافِحُهُ الْحَقُّ عُمَرُ، وَأَوَّلُ مَنْ يُسَلِّمُ عَلَيْهِ، وَأَوَّلُ مَنْ يَأْخُذُ بِيَدِهِ فَيُدْخِلُهُ الْجَنَّةَ. رَوَاهُ ابْنُ مَاجَةَ.

''حضرت اُبی بن کعب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: حق تعالیٰ سب سے پہلے جس شخص سے مصافحہ فرمائے گا وہ عمر ہے اور سب سے پہلے جس شخص پر سلام بھیجے گا اور سب سے پہلے جس کا ہاتھ پکڑ کر جنت میں داخل فرمائے گا وہ عمر ہے۔ اس حدیث کو ابن ماجہ نے روایت کیا ہے۔''

٣٥۔ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ لِأَصْحَابِهِ ذَاتَ يَوْمٍ: مَنْ شَهِدَ مِنْكُمُ الْيَوْمَ جَنَازَةً؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: مَنْ عَادَ مِنْكُمْ

الحديث رقم ٣٤: أخرجه ابن ماجة في السنن، المقدمه، باب فضل عمر، ١/ ٣٩، الحديث رقم: ١٠٤، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ٩٠، الحديث رقم: ٤٤٨٩، و الطبراني في المعجم الاوسط، ٥/ ٣٦٩، الحديث رقم: ٥٥٨٤، و الديلمي في الفردوس بماثور الخطاب، ١/ ٢٥، الحديث رقم: ٣٦.

الحديث رقم ٣٥: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/ ١١٨، الحديث رقم: ١٢٢٠٢ و ابن أبي شيبة في المصنف، ٢/ ٤٤٤، الحديث رقم: ١٠٨٤٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٣/ ١٦٣.

مَرِيْضًا؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: مَنْ تَصَدَّقَ؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: مَنْ أَصْبَحَ صَائِمًا؟ قَالَ عُمَرُ: أَنَا. قَالَ: وَجَبَتْ، وَجَبَتْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ نے کہا کہ ایک دن حضور نبی اکرم ﷺ نے اپنے صحابہ سے پوچھا: آج کس نے جنازہ پڑھا ہے؟ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آج کس نے کسی مریض کی تیمارداری کی ہے؟ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: میں نے۔ آپ ﷺ نے پوچھا: آج کس نے صدقہ کیا ہے؟ حضرت عمر ﷺ عرض گزار ہوئے: میں نے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: آج کون روزے سے رہا؟ حضرت عمر ﷺ نے عرض کیا: میں۔ آپ ﷺ نے فرمایا (عمر کے لئے جنت) واجب ہوگئی، واجب ہوگئی۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔''

۳۶۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ سِرَاجُ أَهْلِ الْجَنَّةِ. رَوَاهُ الدَّيْلَمِيُّ وَ أَبُوْ نُعَيْمٍ.

''حضرت ابو ہریرہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ عمر بن الخطاب اہل جنت کا چراغ ہے۔'' اس حدیث کو دیلمی اور ابو نعیم نے روایت کیا ہے۔

الحديث رقم ۳٦: أخرجه الديلمي في مسند الفردوس، ۳ / ۵۵، الحديث رقم: ٤١٤٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ۹ / ۷٤، و ابو نعيم في حلية الاولياء، ٦ / ۳۳۳.

(٥) بَابٌ فِي ذِكْرِ قَصْرِهِ ﷺ فِي الْجَنَّةِ

﴿جنت میں آپ ﷺ کے محل کا بیان﴾

٣٧۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ ﷺ قَالَ: بَيْنَا نَحْنُ عِنْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ إِذْ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا امْرَأَةٌ تَتَوَضَّأُ إِلَى جَانِبِ قَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِعُمَرَ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَهُ، فَوَلَّيْتُ مُدْبِراً، فَبَكَى عُمَرُ وَ قَالَ: أَ عَلَيْكَ أَغَارُ يَارَسُوْلَ اللهِ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابوہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر تھے کہ آپ ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے خود کو جنت میں پایا وہاں میں نے ایک محل کے کونے میں ایک عورت کو وضو کرتے ہوئے دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ جواب ملا عمر کا۔ پس مجھے ان کی غیرت یاد آ گئی۔ اس لئے میں الٹے پاؤں لوٹ آیا۔ پس حضرت عمر ﷺ رونے لگے اور عرض گزار ہوئے، یا رسول اللہ ﷺ کیا میں آپ پر بھی غیرت کر سکتا ہوں؟۔ یہ حدیث

الحديث رقم٣٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ٣/ ١٣٤٦، الحديث رقم: ٣٤٧٧، و في كتاب بدء الخلق، باب ما جاء في صفة الجنة،٣/ ١١٨٥، الحديث رقم: ٣٠٧٠، و في كتاب النكاح، باب الغيرة، ٥/ ٢٠٠٤، الحديث رقم: ٤٩٢٩، و مسلم فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، ٤/ ١٨٦٣، الحديث رقم: ٢٣٩٥، و ابن حبان فی الصحيح، ١٥/ ٣١١، الحديث رقم: ٦٨٨٨، و النسائي في السنن الكبرىٰ، ٥/ ٤١، الحديث رقم: ٨١٢٩۔

متفق علیہ ہے۔‘‘

۳۸۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِ اللهِ ﷺ قَالَ: قَالَ النَّبِيُّ ﷺ: رَأَيْتُنِي دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، فَإِذَا أَنَا بِالرُّمَيْصَاءِ، امْرَأَةِ أَبِي طَلْحَةَ، وَ سَمِعْتُ خَشَفَةً، فَقُلْتُ: مَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: هٰذَا بِلَالٌ، وَ رَأَيْتُ قَصْراً بِفِنَائِهِ جَارِيَةٌ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالَ: لِعُمَرَ، فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَهُ فَأَنْظُرَ إِلَيْهِ، فَذَكَرْتُ غَيْرَتَکَ. فَقَالَ عُمَرُ: بِأَبِيْ وَ أُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ، أَ عَلَيْکَ أَغَارُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے (شبِ معراج) خود کو جنت میں پایا تو وہاں ابوطلحہ کی بیوی رمیصاء کو دیکھا اور میں نے قدموں کی چاپ سنی پس میں نے پوچھا یہ کس کے قدموں کی آواز ہے؟ جواب ملا یہ بلال ہے اور میں نے ایک محل دیکھا جس کے صحن میں ایک نوعمر عورت تھی میں نے پوچھا یہ کس کا مکان ہے؟ جواب ملا کہ عمر ﷺ کا میں نے ارادہ کیا کہ اس کے اندر داخل ہو کر اسے دیکھوں لیکن تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ اس پر حضرت عمر ﷺ عرض گزار ہوئے، یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان، کیا میں آپ پر بھی غیرت کر سکتا ہوں؟ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔‘‘

۳۹۔ عَنْ جَابِرٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ فَرَأَيْتُ فِيْهَا دَارًا أَوْ

الحديث رقم۳۸: أخرجه البخاری فی الصحيح، کتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ۳/ ۱۳۴۶، الحديث رقم: ۳۴۷۶، و أحمد بن حنبل في المسند، ۳/ ۳۸۹، الحديث رقم: ۱۵۲۲۶.

الحديث رقم۳۹: أخرجه مسلم فی الصحيح، کتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، ۴/ ۱۸۶۲، الحديث رقم: ۲۳۹۴.

قَصْرًا فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا؟ فَقَالُوْا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَأَرَدْتُ أَنْ أَدْخُلَ فَذَكَرْتُ غَيْرَتَکَ فَبَکَی عُمَرُ وَ قَالَ: أَيْ رَسُوْلَ اللهِ أَوَ عَلَيْکَ يُغَارُ؟

رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت جابر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں جنت میں داخل ہوا میں نے وہاں ایک گھر یا محل دیکھا۔ میں نے پوچھا یہ کس کا محل ہے؟ حاضرین نے کہا یہ عمر بن الخطاب کا محل ہے میں نے اس میں داخل ہونے کا ارادہ کیا پھر مجھے تمہاری غیرت یاد آ گئی۔ حضرت عمر ﷺ رونے لگے اور عرض کیا: یا رسول اللہ! کیا آپ پر بھی غیرت کی جا سکتی ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔''

٤٠۔ عَنْ أَبِي بُرَيْدَةَ قَالَ: أَصْبَحَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَدَعَا بِلَالًا فَقَالَ: يَا بِلَالُ بِمَ سَبَقْتَنِي إِلَی الْجَنَّةِ؟ مَا دَخَلْتُ الْجَنَّةَ قَطُّ إِلَّا سَمِعْتُ خَشْخَشَتَکَ أَمَامِي، دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ فَسَمِعْتُ خَشْخَشَتَکَ أَمَامِي، فَأَتَيْتُ عَلَی قَصْرٍ مُرَبَّعٍ مُشْرَفٍ مِنْ ذَهَبٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِرَجُلٍ مِنَ الْعَرَبِ، فَقُلْتُ: أَنَا عَرَبِيٌّ، لِمَنْ هٰذَا الْقَصْرُ؟

الحديث رقم ٤٠: أخرجه الترمذی فی الجامع الصحيح، کتاب المناقب، باب فی مناقب عمر، ٥ / ٦٢٠، الحديث رقم: ٣٦٨٩، و أحمد بن حنبل فی المسند، ٥ / ٣٥٤، الحديث رقم: ٢٣٠٤٧ و ابن حبان فی الصحيح، ١٥ / ٥٦١، الحديث رقم: ٧٠٨٦، و الحاکم فی المستدرک، ٣ / ٣٢٢، الحديث رقم: ٥٢٤٥، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ٢ / ٩٠٧، الحديث رقم: ١٧٣١۔

قَالُوْا لِرَجُلٍ مِنْ قُرَيْشٍ، فَقُلْتُ: أَنَا قُرَشِيٌّ، لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِرَجُلٍ مِنْ أُمَّةِ مُحَمَّدٍ فَقُلْتُ: أَنَا مُحَمَّدٌ لِمَنْ هَذَا الْقَصْرُ؟ قَالُوْا: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. فَقَالَ بِلَالٌ: يَارَسُوْلَ اللهِ مَا أَذَّنْتُ قَطُّ إِلَّا صَلَّيْتُ رَكْعَتَيْنِ وَ مَا أَصَابَنِيْ حَدَثٌ قَطُّ إِلَّا تَوَضَّأْتُ عِنْدَهَا وَ رَأَيْتُ أَنَّ لِلّٰهِ عَلَيَّ رَكْعَتَيْنِ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: بِهِمَا. رَوَاهُ التِّرمِذِيُّ

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

وَ فِي الْبَابِ عَنْ جَابِرٍ، وَمُعَاذٍ، وَ أَنَسٍ، وَأَبِيْ هُرَيْرَةَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: رَأَيْتُ فِي الْجَنَّةِ قَصْرًا مِنْ ذَهَبٍ فَقُلْتُ: لِمَنْ هَذَا؟ فَقِيْلَ: لِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ.

وَ مَعْنَى هَذَا الْحَدِيْثِ: إِنِّيْ دَخَلْتُ الْبَارِحَةَ الْجَنَّةَ، يَعْنِيْ: رَأَيْتُ فِي الْمَنَامِ كَأَنِّيْ دَخَلْتُ الْجَنَّةَ، هَكَذَا رُوِيَ فِيْ بَعْضِ الْحَدِيْثِ.

وَيُرْوَى عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ أَنَّهُ قَالَ: رُؤْيَا الْأَنْبِيَاءِ وَحْيٌ.

’’حضرت بریدۃ ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ایک دن صبح کے وقت حضرت بلال ﷺ کو بلا کر فرمایا: بلال تم کس وجہ سے بہشت میں مجھ سے پہلے پہنچ گئے، جب بھی میں جنت میں داخل ہوا تو اپنے آگے تمہاری آہٹ سنی۔ رات کو بھی میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے تمہارے قدموں کی آہٹ اپنے آگے سنی۔ پھر میں ایک مربع شکل کے محل کے پاس آیا جو سونے کا تھا۔ میں نے پوچھا یہ محل کس کا ہے؟ انہوں نے کہا ایک عربی نوجوان کا ہے۔ میں نے کہا عربی تو میں بھی ہوں، یہ محل کس عربی کا ہے انہوں نے کہا قریش کے ایک نوجوان کا ہے میں نے کہا قریشی تو میں بھی ہوں۔ یہ محل کس قریشی کا ہے؟ انہوں نے کہا محمد رسول اللہ ﷺ کے ایک امتی کا ہے۔ میں نے کہا محمد تو میں ہوں پھر یہ محل (میرے) کس

امتی کا ہے انہوں نے کہا عمر بن الخطاب کا ہے۔ حضرت بلال ﷺ نے عرض کیا: یارسول اللہ ﷺ! جب بھی میں نے اذان کہی تو دو رکعت نماز پڑھی اور جب بھی میں بے وضو ہوا تو فوراً دوسرا وضو کیا اور میں نے سمجھ لیا کہ میرے ذمہ اللہ کی دو رکعتیں ضروری ہیں۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: ان ہی دو رکعتوں سے تمہیں یہ درجہ ملا ہے۔ اسے امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور وہ فرماتے ہیں کہ یہ حدیث حسن صحیح ہے۔‘‘

اس باب میں حضرت جابر، حضرت معاذ، حضرت انس اور حضرت ابو ہریرۃ ﷺ سے روایات مذکور ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے جنت میں سونے کا ایک محل دیکھا تو میں نے کہا یہ کس کا ہے تو کہا گیا یہ عمر بن خطاب کا ہے۔

اور حدیث کا مطلب یہ ہے کہ میں جنت میں داخل ہوا یعنی میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میں جنت میں داخل ہوا بعض راویات میں اس طرح بیان کیا گیا ہے اور ابن عباس ﷺ سے مروی ہے کہ انبیاء کا خواب وحی ہوتا ہے۔‘‘

۴۱. عَنْ قَتَادَةَ قَالَ: حَدَّثَنَا أَنَسٌ، أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ: بَيْنَمَا أَنَا أَسِيحُ فِي الْجَنَّةِ، فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ، فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا يَاجِبْرِيْلُ؟ وَ رَجَوْتُ أَنْ يَكُوْنَ لِي، قَالَ: قَالَ: لِعُمَرَ، قَالَ: ثُمَّ سِرْتُ سَاعَةً، فَإِذَا أَنَا بِقَصْرٍ خَيْرٍ مِنَ الْقَصْرِ الْأَوَّلِ، قَالَ: فَقُلْتُ: لِمَنْ هٰذَا يَا جِبْرِيْلُ؟ وَ رَجَوْتُ أَنْ يَكُوْنَ لِي. قَالَ: قَالَ: لِعُمَرَ، وَ إِنَّ فِيهِ لَمِنَ الْحُوْرِ الْعِيْنِ يَا أَبَا حَفْصٍ، وَ مَا

الحديث رقم ٤١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣/٢٦٩، الحديث رقم: ١٣٨٧٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/٧٤، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٧/١٠٩، الحديث رقم: ٢٥٢٩.

مَنَعَنِي أَنْ أَدْخُلَهُ إِلاَّ غَيْرَتُکَ. قَالَ: فَاغْرَوْرَقَتْ عَيْنَا عُمَرَ، ثُمَّ قَالَ: أَمَا عَلَيْکَ فَلَمْ أَکُنْ لِأُغَارَ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

’’حضرت قتادہ ﷺ سے روایت ہے وہ کہتے ہیں کہ ہمیں حضرت انس ﷺ نے بیان کیا کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اس دوران جب میں جنت میں چل رہا تھا اچانک میرا گزر ایک محل کے پاس سے ہوا میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ محل کس کا ہے؟ اور میں نے امید کی کہ یہ میرا ہی ہو گا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: جبرائیل نے کہا یہ عمر کا ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: میں تھوڑا اور چلا تو ایک ایسے محل کے پاس پہنچا جو پہلے والے سے بھی زیادہ خوبصورت تھا۔ آپ ﷺ فرماتے ہیں: میں نے پوچھا: اے جبرائیل! یہ محل کس کا ہے؟ اور میں نے یہ امید کی کہ یہ میرا ہی ہو گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: جبرائیل نے کہا یہ بھی عمر کا ہے اور اے ابوحفص اس میں خوبصورت آنکھوں والی حوریں بسیرا کرتی ہیں اور (اے عمر!) مجھے اس میں داخل ہونے سے سوائے تیری غیرت کے کسی چیز نے نہیں روکا۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ کی آنکھیں اشک بار ہو گئیں اور پھر انہوں نے عرض کیا: یا رسول اللہ! بھلا میں بھی آپ پر غیرت کروں گا میں نے کبھی آپ پر غیرت نہیں کی۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔‘‘

(٦) بَابٌ فِي رُؤْيَا النَّبِيِّ ﷺ الَّتِي تُحَدِّثُ عَنْ فَضَائِلِ عُمَرَ ﷺ

﴿آپ ﷺ کے فضائل سے متعلق حضور ﷺ کے مبارک خوابوں کا بیان﴾

٤٢۔ عَنْ أَبِي سَعِيدِ الْخُدْرِيِّ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُ النَّاسَ يُعْرَضُوْنَ عَلَيَّ وَعَلَيْهِمْ قُمُصٌ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ الثُّدِيَّ وَ مِنْهَا مَا يَبْلُغُ دُوْنَ ذٰلِكَ. وَ عُرِضَ عَلَيَّ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ وَعَلَيْهِ قَمِيْصٌ يَجُرُّهُ قَالُوْا: مَاذَا أَوَّلْتَ ذَالِكَ؟ يَارَسُوْلَ اللهِ! قَالَ الدِّيْنَ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ وَ الْبُخَارِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ النَّسَائِيُّ.

الحديث رقم٤٢: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب الايمان، باب تفاضيل أهل الإيمان فی الأعمال، ١/١٧، الحديث رقم: ٢٣، و في كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر، ٣/١٣٤٩، الحديث رقم: ٣٤٨٨، و مسلم فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، ٤/١٨٥٩، الحديث رقم: ٢٣٩٠، و الترمذی فی الجامع الصحيح، كتاب الرؤياء عن رسول الله ﷺ، باب فی رؤيا النبی ﷺ، ٤/٥٣٩، الحديث رقم: ٢٢٨٥، و النسائی فی السنن، كتاب الإيمان و شرائعه، باب زيارة الإيمان، ٨/١١٣، الحديث رقم: ٥٠٠٤، و الدارمي في السنن، كتاب الرؤياء، باب في القمص و البئر، ٢/١٧٠، الحديث رقم: ٢١٥١.

''حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دوران خواب میں نے دیکھا کہ مجھ پر لوگ پیش کیے جا رہے ہیں اس حال میں کہ انہوں نے قمیصیں پہنی ہوئی ہیں بعض کی قمیصیں سینے تک تھیں اور بعض لوگوں کی اس سے بھی کم، اور مجھ پر عمر بن الخطاب کو پیش کیا گیا۔ ان پر ایک ایسی قمیص تھی جس کو وہ گھسیٹ رہے تھے، حضرت ابو سعید خدری ﷺ بیان کرتے ہیں کہ میں نے دریافت کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کی تعبیر دین ہے۔ اس حدیث کو امام مسلم، بخاری، ترمذی اور نسائی نے روایت کیا ہے۔''

٤٣۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ قَالَ أُرِيْتُ فِي الْمَنَامِ أَنِّي أَنْزِعُ بِدَلْوِ بَكْرَةٍ عَلَى قَلِيْبٍ فَجَاءَ أَبُوْ بَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ نَزْعًا ضَعِيْفًا وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا يَفْرِيْ فَرِيَّهُ حَتَّى رَوِيَ النَّاسُ وَضَرَبُوْا بِعَطَنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: خواب میں مجھے دکھایا گیا کہ میں ایک کنویں سے ڈول کے ذریعے پانی نکال رہا ہوں جس پر چرخی لگی ہوئی ہے، پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو

الحديث رقم ٤٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة باب مناقب عمر بن الخطاب، ٣/ ١٣٤٧، الحديث رقم: ٣٤٧٩، و مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، ٤/ ١٨٦٢، الحديث رقم: ٢٣٩٣، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٣٩، الحديث رقم: ٤٩٧٢، و ابن أبي شيبه في المصنف، ٦/ ١٧٧، الحديث رقم: ٣٠٤٨٥، وأيضا في ٦/ ٣٥٣، الحديث رقم: ٣١٩٦٩، و أبويعلى في المسند، ٩/ ٣٨٧، الحديث رقم: ٥٥١٤.

ڈول نکالے لیکن انہیں کچھ مشکل پیش آ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ انہیں معاف فرمائے۔ (مراد، ان کے دور خلافت کی مشکلات ہیں جو آپ ﷺ نے مرتدین، منکرین زکوٰۃ اور جھوٹے مدعیان نبوت کے فتنوں کو کچلنے میں اٹھائیں۔ آپکا پورا اڑھائی سالہ دور انہی مشکلات سے نبرد آزمائی میں گزرا) ان کے بعد عمر بن خطاب آئے تو وہ ڈول ایک بڑے ڈول میں تبدیل ہو گیا اور میں نے کسی بھی جوان مرد کو اس طرح کام کرتے ہوئے نہیں دیکھا یہاں تک کہ تمام لوگ خود بھی سیراب ہوئے اور جانوروں کو بھی سیراب کر کے ان کے ٹھکانوں پر لے گئے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔‘‘

۴۴۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ يَقُوْلُ: سَمِعْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ يَقُوْلُ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ رَأَيْتُنِي عَلَى قَلِيْبٍ عَلَيْهَا دَلْوٌ فَنَزَعْتُ مِنْهَا مَا شَاءَ اللهُ ثُمَّ أَخَذَهَا ابْنُ أَبِي قُحَافَةَ فَنَزَعَ بِهَا ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَ فِي نَزْعِهِ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ ضَعْفٌ ثُمَّ اسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَأَخَذَهَا ابْنُ الْخَطَّابِ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًّا مِنَ النَّاسِ يَنْزِعُ نَزْعَ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ حَتّٰى ضَرَبَ النَّاسُ بِعَطَنٍ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ میں نے اپنے آپ کو ایک کنویں کے پاس دیکھا جس پر ڈول رکھا

الحديث رقم ٤٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، ٤/ ١٨٦١، ١٨٦٠، الحديث رقم: ٢٣٩٢، و البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب قول النبي ﷺ لو كنت متخذا خليلًا، ٣/ ١٣٤٠، الحديث رقم: ٣٤٦٤، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/ ٣٢٢، الحديث رقم: ٦٨٩٨، و النسائي في السنن الكبرىٰ ٥/ ٣٩، الحديث رقم: ٨١١٦، و البيهقي في السنن الكبرىٰ، ٨/ ١٥٣.

ہوا تھا میں نے جتنا چاہا اس سے پانی نکالا پھر ابن ابی قحافہ نے اس سے ایک یا دو ڈول نکالے۔ اللہ ان کی مغفرت فرمائے ان کو پانی نکالنے میں کچھ مشکل پیش آ رہی تھی (اس کا اشارہ دور خلافت صدیقی کی مشکلات کی طرف ہے)۔ پھر وہ ڈول بڑا ہو گیا اور عمر بن الخطاب نے اس سے پانی نکالا اور میں نے لوگوں میں عمر جیسا عبقری (غیر معمولی صلاحیت والا) کوئی نہیں دیکھا جو عمر بن الخطاب کی طرح پانی کھینچتا ہو حتی کہ لوگ خود بھی سیراب ہوئے اور اپنے اپنے اونٹوں کو بھی سیراب کر کے بٹھا دیا۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔"

٤٥۔ عَنْ أَبِيْ هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ أُرِيْتُ أَنِّيْ أَنْزِعُ عَلَى حَوْضِيْ أَسْقِي النَّاسَ فَجَاءَنِيْ أَبُوْبَكْرٍ فَأَخَذَ الدَّلْوَ مِنْ يَدِيْ لِيُرَوِّحَنِيْ فَنَزَعَ دَلْوَيْنِ وَ فِيْ نَزْعِهِ ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُ لَهُ فَجَاءَ ابْنُ الْخَطَّابِ فَأَخَذَ مِنْهُ فَلَمْ أَرَ نَزْعَ رَجُلٍ قَطُّ أَقْوَى مِنْهُ حَتّٰى تَوَلَّى النَّاسُ وَ الْحَوْضُ مَلْآنُ يَتَفَجَّرُ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

"حضرت ابو ہریرہ ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دوران خواب مجھے دکھایا گیا: میں اپنے حوض سے پانی نکال کر لوگوں کو پلا رہا ہوں پھر ابو بکر آئے اور انہوں نے مجھے آرام پہنچانے کے لئے میرے ہاتھ سے ڈول لے لیا انہوں نے دو ڈول پانی نکالا اللہ ان کی مغفرت کرے انہیں پانی نکالنے میں کچھ مشکل پیش آ رہی تھی، پھر ابن الخطاب آئے انہوں نے ان سے ڈول لے لیا میں نے کسی شخص کو ان سے زیادہ قوت کے ساتھ ڈول کھینچتے ہوئے نہیں دیکھا حتی کہ لوگ چلے گئے اور حوض بھرپور بہ رہا تھا۔ اس حدیث کو امام مسلم

الحديث رقم ٤٥: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة باب من فضائل عمر، ٤/ ١٨٦١، الحديث رقم: ٢٣٩٢.

نے روایت کیا ہے۔‘‘

٤٦۔ عَنْ سَمُرَةَ بْنِ جُنْدَبٍ أَنَّ رَجُلاً قَالَ: يَارَسُوْلَ اللهِ! إِنِّي رَأَيْتُ كَأَنَّ دَلْوًا دُلِّيَ مِنَ السَّمَاءِ فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا فَشَرِبَ شُرْبًا ضَعِيْفًا ثُمَّ جَآءَ عُمَرُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَآءَ عُثْمَانُ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا فَشَرِبَ حَتَّى تَضَلَّعَ ثُمَّ جَاءَ عَلِيٌّ فَأَخَذَ بِعَرَاقِيْهَا فَانْتَشَطَتْ وَانْتَضَحَ عَلَيْهِ مِنْهَا شَيْءٌ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت سمرہ بن جندب ﷺ سے روایت ہے کہ ایک آدمی حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض گزار ہوا: یا رسول اللہ! میں نے (خواب میں) دیکھا کہ گویا ایک ڈول آسمان سے لٹکایا گیا ہے۔ پس حضرت ابوبکر ﷺ آئے اور اس کو کناروں سے پکڑ کر بمشکل پیا۔ (مراد ان کے دور خلافت کی مشکلات ہیں)۔ پھر حضرت عمر ﷺ آئے اور اسے کناروں سے پکڑ کر پیا یہاں تک کہ خوب شکم سیر ہو گئے۔ پھر حضرت عثمان ﷺ آئے اور اس کو کناروں سے پکڑ کر پیا۔ پھر حضرت علی ﷺ آئے تو انہوں نے اسے کناروں سے پکڑا تو وہ ہل گیا اور اس میں سے کچھ پانی ان کے اوپر گر گیا۔ اس حدیث کو امام ابوداود نے روایت کیا ہے۔‘‘

الحديث رقم ٤٦: أخرجه أبوداود في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ٤ / ٢٠٨، الحديث رقم: ٤٦٣٧، و أحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٢١، الحديث رقم: ٢٣٨٧٣، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٦، الحديث رقم: ٣٢٠٠١، و الطبراني في المعجم الكبير، ٧ / ٢٣١، الحديث رقم: ٦٩٦٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٧ / ١٨٠، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢ / ٥٤٠، الحديث رقم: ١١٤١.

٤٧۔ عَنْ أَبِي الطُّفَيْلِ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ رَأَيْتُ فِيْمَا يَرَى النَّائِمُ كَأَنِّي أَنْزِعُ أَرْضًا وَرَدَتْ عَلَيَّ غَنَمٌ سُوْدٌ وَ غَنَمٌ عُفْرٌ فَجَاءَ أَبُوْبَكْرٍ فَنَزَعَ ذَنُوْبًا أَوْ ذَنُوْبَيْنِ وَفِيْهِمَا ضَعْفٌ وَاللهُ يَغْفِرُلَهُ ثُمَّ جَاءَ عُمَرُ فَنَزَعَ فَاسْتَحَالَتْ غَرْبًا فَمَلأَ الْحَوْضَ وَ أَرْوَى الْوَارِدَةَ فَلَمْ أَرَ عَبْقَرِيًا أَحْسَنَ نَزْعًا مِنْ عُمَرَ فَأَوَّلْتُ أَنَّ السُّوْدَ الْعَرَبُ وَأَنَّ الْعُفْرَ الْعَجَمُ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت ابو طفیل ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں نے خواب دیکھا گویا میں ایک زمین سے جس میں مجھ پر کالی اور سرخی مائل سفید بکریاں وارد ہوئیں پانی کے ڈول نکال رہا ہوں پھر ابوبکر آئے اور انہوں نے ایک یا دو ڈول نکالے اور ان کو ڈول نکالنے میں مشکل پیش آ رہی تھی۔ اللہ تعالیٰ ان کو معاف کرے پھر عمر آئے۔ پس انہوں نے بھی ڈول نکالے تو وہ ڈول ان کے ہاتھ میں بڑے ڈول میں تبدیل ہوگیا۔ پھر آپ نے حوض بھر دیا اور وارد ہونے والی بکریوں کو سیراب کر دیا اور میں نے کسی کو عمر سے بڑھ کر ڈول نکالنے والا نہیں دیکھا اور میں نے اس خواب کی تعبیر یہ کی کہ سیاہ بکریوں سے مراد عرب اور سرخی مائل سفید بکریوں سے مراد عجم ہیں۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔''

٤٨۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ،

الحديث رقم ٤٧: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٥ / ٤٥٥، الحديث رقم: ٢٣٨٥٢، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥ / ١٨٠.

الحديث رقم ٤٨: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة باب مناقب عمر بن الخطاب، ٣ / ١٣٤٦، الحديث رقم: ٣٤٧٨، و الدارمي في السنن، كتاب الرؤيا، باب في القمص و البئر و اللبن، ٢ / ١٧١، الحديث رقم: ٢١٥٤، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ١٧٩، الحديث رقم: ٣٠٤٩٢.

شَرِبْتُ يَعْنِي اللَّبَنَ حَتَّى أَنْظُرَ إِلَى الرِّيِّ يَجْرِيْ فِي ظُفُرِيْ أَوْ فِي أَظْفَارِي ثُمَّ نَاوَلْتُ عُمَرَ فَقَالُوا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: "اَلْعِلْمُ". رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دورانِ خواب میں نے اتنا دودھ پیا کہ جس کی تازگی میرے ناخنوں سے بھی ظاہر ہونے لگی، پھر بچا ہوا میں نے عمر کو دے دیا۔ صحابہ کرام ﷺ نے عرض کیا: یا رسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس سے مراد ''علم (نبوت کا حصہ) ہے''۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔''

٤٩۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ عَنْ أَبِيْهِ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قَالَ: بَيْنَا أَنَا نَائِمٌ إِذْ رَأَيْتُ قَدَحًا أُتِيْتُ بِهِ فِيهِ لَبَنٌ فَشَرِبْتُ مِنْهُ حَتَّى إِنِّي لَأَرَى الرِّيَّ يَجْرِي فِي أَظْفَارِيْ ثُمَّ أَعْطَيْتُ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا: فَمَا أَوَّلْتَ ذَالِکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! قَالَ "اَلْعِلْمُ". رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں سویا ہوا تھا کہ دوران خواب میں نے دیکھا میرے پاس دودھ کا پیالہ لایا گیا میں نے اس سے پی لیا حتی کہ میں نے دیکھا کہ اس کا اثر میرے ناخنوں

الحديث رقم ٤٩: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، ٤ / ١٨٦٠، ١٨٥٩، الحديث رقم: ٢٣٩١، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣٠١، الحديث رقم: ٦٨٧٨، و النسائي في السنن الكبرى، ٤ / ٣٨٧، الحديث رقم: ٧٦٤٢، و البيهقي في السنن الكبرى، ٧ / ٤٩، الحديث رقم: ١٣١٠٢.

سے جاری ہونے لگا پھر میں نے اپنا بچا ہوا دودھ عمر بن الخطاب کو دیا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! آپ ﷺ نے اس کی کیا تعبیر فرمائی ہے آپ نے فرمایا علم (نبوت کا حصہ ہے)۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔‘‘

٥٠۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: رَأَيْتُ كَأَنِّي أُتِيْتُ بِقَدَحِ لَبَنٍ فَشَرِبْتُ مِنْهُ فَأَعْطَيْتُ فَضْلِي عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ قَالُوْا: فَمَا أَوَّلْتَهُ يَارَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: ’’الْعِلْمُ‘‘. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

’’حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے ارشاد فرمایا: میں نے خواب میں دیکھا کہ گویا میرے پاس ایک دودھ کا پیالہ لایا گیا۔ میں نے اس میں سے پی کر اپنا بچا ہوا عمر بن الخطاب کو دے دیا۔ لوگوں نے عرض کیا: یارسول اللہ! آپ نے اس کی کیا تعبیر مراد لی؟ فرمایا: علم (نبوت کا حصہ ہے)۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن ہے۔‘‘

٥١۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ، أَنَّهُ كَانَ يُحَدِّثُ، أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ

الحديث رقم ٥٠: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر، ٦١٩/٥، الحديث رقم: ٣٦٨٧، و في كتاب الرؤيا، باب في رؤيا النبي، ٥٣٩/٤، الحديث رقم: ٢٢٨٤، و النسائي في السنن الكبرى، ٤٠/٥، الحديث رقم: ٨١٢٢، و النسائي في فضائل الصحابة، ٩/١، الحديث رقم: ٢١.

الحديث رقم ٥١: أخرجه أبوداؤد في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ٢٠٨/٤، الحديث رقم: ٤٦٣٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ٣٥٥/٣، الحديث رقم: ١٤٨٦٣، و ابن حبان في الصحيح،

قَالَ: أُرِيَ اللَّيْلَةَ رَجُلٌ صَالِحٌ، أَنَّ أَبَابَكْرٍ نِيطَ بِرَسُوْلِ اللهِ ﷺ، وَنِيطَ عُمَرُ بِأَبِي بَكْرٍ، وَ نِيطَ عُثْمَانُ بِعُمَرَ. قَالَ: جَابِرٌ: فَلَمَّا قُمْنَا مِنْ عِنْدِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ قُلْنَا: أَمَّا الرَّجُلُ الصَّالِحُ فَرَسُوْلُ اللهِ ﷺ، وَأَمَّا تَنَوُّطُ بَعْضِهِمْ بِبَعْضٍ، فَهُمْ وُلَاةُ هٰذَا الْأَمْرِ الَّذِي بَعَثَ اللهُ بِهِ نَبِيَّهُ ﷺ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

''حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: گزشتہ رات ایک نیک آدمی کو خواب دکھایا گیا کہ ابوبکر کو حضور نبی اکرم ﷺ کے ساتھ منسلک کر دیا گیا اور عمر کو ابوبکر کے ساتھ اور عثمان کو عمر کے ساتھ۔ حضرت جابر ﷺ کا بیان ہے کہ جب ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی مجلس سے اٹھے تو ہم نے کہا: اس نیک آدمی سے مراد تو خود حضور نبی اکرم ﷺ ہی ہیں۔ رہا بعض کا بعض سے منسلک ہونا تو وہ ان کا اس ذمہ داری کو سنبھالنا ہے جس کے لئے اللہ تعالیٰ نے حضور نبی اکرم ﷺ کو مبعوث فرمایا تھا۔ اس حدیث کو ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔''

٥٢۔ عَنِ بْنِ عُمَرَ قَالَ: خَرَجَ عَلَيْنَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ ذَاتَ غَدَاةٍ بَعْدَ

١٥/ ٣٤٣، الحديث رقم: ٦٩١٣، و الحاكم في المستدرك، ٣/ ١٠٩، الحديث رقم: ٤٥٥١، و في ٣/ ٧٥، الحديث رقم: ٤٤٣٨، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/ ٥٣٧، الحديث رقم: ١١٣٤.

الحديث رقم ٥٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٢/ ٧٦، الحديث رقم: ٥٤٦٩، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/ ٣٥٢، الحديث رقم: ٣١٩٦٠، و في، ٦/ ١٧٦، الحديث رقم: ٣٠٤٨٤، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٥٨.

طُلُوْعِ الشَّمْسِ فَقَالَ: رَأَيْتُ قُبَيْلَ الْفَجْرِ كَأَنِّي أُعْطِيْتُ الْمَقَالِيْدَ وَالْمَوَازِيْنَ، فَأَمَّا الْمَقَالِيْدُ فَهٰذِهِ الْمَفَاتِيْحُ، وَأَمَّا الْمَوَازِيْنُ، فَهِيَ الَّتِي تَزِنُوْنَ بِهَا، فَوُضِعْتُ فِي كِفَّةٍ وَوُضِعَتْ أُمَّتِي فِي كِفَّةٍ فَوُزِنْتُ بِهِمْ، فَرَجَحْتُ ثُمَّ جِيءَ بِأَبِي بَكْرٍ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوَزَنَ ثُمَّ جِيءَ بِعُمَرَ، فَوُزِنَ بِهِمْ، فَوَزَنَ، ثُمَّ جِيْءَ بِعُثْمَانَ فَوُزِنَ بِهِمْ، ثُمَّ رُفِعَتْ. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ ایک دن سورج طلوع ہونے کے بعد حضور نبی اکرم ﷺ ہماری طرف تشریف لائے اور فرمایا: میں نے فجر سے تھوڑا پہلے خواب میں دیکھا گویا مجھے چابیاں اور ترازو عطاء کیے گئے۔ مقالید تو یہ چابیاں ہیں اور ترازو وہ ہیں جن کے ساتھ تم وزن کرتے ہو۔ پس مجھے ایک پلڑے میں رکھا گیا اور میری امت کو دوسرے پلڑے میں پھر وزن کیا گیا تو میرا پلڑا بھاری تھا۔ پھر ابو بکر صدیق کو لایا گیا پس ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عمر کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا تو ان کا پلڑا بھاری تھا۔ پھر عثمان کو لایا گیا اور ان کا وزن میری امت کے ساتھ کیا گیا پھر وہ پلڑا اٹھا لیا گیا۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

(٧) بَابٌ فِيْمَا وَرَدَ لَهُ مِنَ الْفَضْلِ مِنْ مُوَافَقَتِهِ ﷺ لِلْوَحْيِ

﴿آپ ﷺ کی رائے کی وحی سے موافقت﴾

٥٣. عَنْ أَنَسٍ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّي فِي ثَلَاثٍ: فَقُلْتُ يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَوِ اتَّخَذْنَا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى فَنَزَلَتْ ﴿ وَاتَّخِذُوْا مِنْ مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ مُصَلًّى﴾ وَ آيَةُ الْحِجَابِ، قُلْتُ يَارَسُوْلَ اللهِ! لَوْ أَمَرْتَ نِسَاءَکَ أَنْ يَحْتَجِبْنَ فَإِنَّهُ يُکَلِّمُهُنَّ الْبَرُّ وَ الْفَاجِرُ، فَنَزَلَتْ آيَةُ الْحِجَابِ وَ اجْتَمَعَ نِسَاءُ النَّبِيِّ ﷺ فِي الْغَيْرَةِ عَلَيْهِ، فَقُلْتُ لَهُنَّ ﴿عَسَى رَبُّهُ إِنْ طَلَّقَکُنَّ أَنْ يُبَدِّلَهُ أَزْوَاجًا خَيْرًا مِنْکُنَّ﴾ فَنَزَلَتْ هَذِهِ الْآيَةُ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

”حضرت انس بن مالک ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: میرے رب نے تین باتوں میں میری موافقت فرمائی۔ میں عرض گزار ہوا کہ یارسول اللہ! کاش! ہم مقام ابراہیم کو نماز کی جگہ بنائیں تو حکم نازل ہوا۔ ﴿اور مقام ابراہیم کو نماز کی

الحديث رقم ٥٣: أخرجه البخاري في الصحيح، کتاب الصلاة، باب ما جاء في القبلة ١ / ١٥٧، الحديث رقم: ٣٩٣، و في کتاب التفسير، باب و قوله و اتخذوا من مقام إبراهيم مصلى، ٤ / ١٦٢٩، الحديث رقم: ٤٢١٣، و ابن حبان في الصحيح، ١٥ / ٣١٩، الحديث رقم: ٦٨٩٦، و أحمد بن حنبل في المسند، ١ / ٢٣، الحديث رقم: ١٥٧، و سعيد بن منصور في السنن، ٢ / ٦٠٧، الحديث رقم: ٢١٥.

جگہ بناؤ﴾ اور پردے کی آیت، میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں عرض کیا: یا رسول اللہ! کاش آپ ازواج مطہرات کو پردے کا حکم فرمائیں کیونکہ ان سے نیک اور بد ہر قسم کے لوگ کلام کرتے ہیں تو پردے کی آیت نازل ہوئی اور حضور نبی اکرم ﷺ کی ازواج مطہرات نے رشک کے باعث آپ ﷺ پر دباؤ ڈالا تو میں نے ان سے کہا: ''اگر وہ آپ کو طلاق دے دیں تو قریب ہے کہ ان کا رب انہیں اور بیویاں عطا فرما دے جو اسلام میں آپ سے بہتر ہوں۔'' تو یہی آیت نازل ہوئی۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔''

۵۴۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ عُمَرُ: وَافَقْتُ رَبِّيْ فِيْ ثَلَاثٍ: فِي مَقَامِ إِبْرَاهِيْمَ، وَ فِي الْحِجَابِ، وَ فِي أَسَارٰى بَدْرٍ. رَوَاهُ مُسْلِمٌ.

''حضرت عبد اللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر ﷺ نے کہا میرے رب نے تین امور میں میری موافقت فرمائی، مقام ابراہیم میں، حجاب میں اور بدر کے قیدیوں میں (تین کا ذکر شہرت کے اعتبار سے ہے ورنہ ان آیات کی تعداد زیادہ ہے)۔ اس حدیث کو امام مسلم نے روایت کیا ہے۔''

۵۵۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ قَالَ: إِنَّ اللهَ جَعَلَ الْحَقَّ عَلٰى

الحديث رقم ٥٤: أخرجه مسلم في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، ٤/١٨٦٥، الحديث رقم: ٢٣٩٩، و الطبراني في المعجم الاوسط، ٦/٩٢،٩٣، الحديث رقم: ٥٨٩٦، و ابن أبي عاصم في السنة، ٢/٥٨٦، الحديث رقم: ١٢٧٦.

الحديث رقم ٥٥: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر، ٥/٦١٧، الحديث رقم: ٣٦٨٢، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣١٨، الحديث رقم: ٦٨٩٥، و في ١٥/٣١٢، الحديث رقم: ٦٨٨٩، و أحمد بن حنبل في المسند، ٢/٥٣، الحديث رقم: ٥١٤٥، ←

لِسَانِ عُمَرَ وَ قَلْبِهِ وَ قَالَ ابْنُ عُمَرَ: مَا نَزَلَ بِالنَّاسِ أَمْرٌ قَطُّ فَقَالُوْا فِيْهِ وَ قَالَ فِيْهِ عُمَرُ أَوْقَالَ ابْنُ الْخَطَّابِ فِيْهِ شَكٌّ خَارِجَةُ إِلَّا نَزَلَ فِيْهِ الْقُرْآنُ عَلٰى نَحْوِ مَا قَالَ عُمَرُ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَ فِي الْبَابِ عَنِ الْفَضْلِ بْنِ الْعَبَّاسِ وَ أَبِيْ ذَرٍّ وَ أَبِيْ هُرَيْرَةَ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اللہ نے عمر کی زبان اور دل پر حق جاری کر دیا ہے۔ حضرت ابن عمر کہتے ہیں جب بھی لوگوں میں کوئی معاملہ درپیش ہوا اور اس کے متعلق لوگوں نے کچھ کہا اور حضرت عمر ابن خطاب نے بھی کچھ کہا (خارجہ بن عبد اللہ راوی کو شک ہے کہ کس طرح آپ کا نام لیا گیا)۔ اس بارے میں رائے بیان کی تو ضرور حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی رائے کے مطابق قرآن نازل ہوا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔'' اس باب میں فضل بن عباس، ابو ذر اور ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہم سے بھی روایات مذکور ہیں۔

۵۶۔ عَنْ مُجَاهِدٍ قَالَ: كَانَ عُمَرُ إِذَا رَأَى الرَّأْيَ نَزَلَ بِهِ الْقُرْآنُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت مجاہد رضی اللہ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر رضی اللہ عنہ جب کوئی رائے دیتے تو اس کے مطابق قرآن نازل ہوتا۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

و الحاكم في المستدرك، ۳/ ۹۳، الحديث رقم: ۴۵۰۱، و الهيثمي في موراد الظمآن، ۱/ ۵۳۶، الحديث رقم: ۲۱۸۴.

الحديث رقم ۵۶: أخرجه ابن أبي‌شيبة في المصنف، ۶/ ۳۵۴، الحديث رقم: ۳۱۹۸۰.

(٨) بَابٌ فِي قَوْلِ النَّبِيِّ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ يَفِرُّ مِنْ ظِلِّ عُمَرَ

﴿فرمانِ رسول ﷺ: بے شک شیطان عمر کے سائے سے بھی بھاگتا ہے﴾

٥٧۔ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ سَعْدِ بْنِ أَبِيْ وَقَّاصٍ عَنْ أَبِيْهِ قَالَ: اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ عَلَى رَسُوْلِ اللهِ ﷺ وَ عِنْدَهُ نِسْوَةٌ مِنْ قُرَيْشٍ يُكَلِّمْنَهُ وَ يَسْتَكْثِرْنَهُ عَالِيَةً أَصْوَاتُهُنَّ عَلَى صَوْتِهِ فَلَمَّا اسْتَأْذَنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ قُمْنَ فَبَادَرْنَ الْحِجَابَ فَأَذِنَ لَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَدَخَلَ عُمَرُ وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ يَضْحَکُ فَقَالَ عُمَرُ: أَضْحَکَ اللهُ سِنَّکَ يَا رَسُوْلَ اللهِ فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ :عَجِبْتُ مِنْ هَؤُلَاءِ اللَّاتِي كُنَّ عِنْدِيْ فَلَمَّا سَمِعْنَ صَوْتَکَ

الحديث رقم ٥٧: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٤٧، الحديث رقم: ٣٤٨٠، و في كتاب بدء الخلق، باب صفة أبليس و جنوده، ٣/١١٩٩، الحديث رقم: ٣١٢٠، و مسلم فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب من فضائل عمر، ٤/١٨٦٣، الحديث رقم: ٢٣٩٦، و النسائی فی السنن الكبری، ٥/٤١، الحديث رقم: ٨١٣٠، وأحمد بن حنبل في المسند، ١/١٧١، الحديث رقم: ١٤٧٢، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٨/٣٣٢، الحديث رقم: ٨٧٨٣، و أبويعلى في المسند، ٢/١٣٢، الحديث رقم: ٨١٠۔

ابْتَدَرْنَ الْحِجَابَ فَقَالَ عُمَرُ: فَأَنْتَ أَحَقُّ أَنْ يَهَبْنَ يَا رَسُوْلَ اللهِ! ثُمَّ قَالَ عُمَرُ: يَا عَدُوَّاتِ أَنْفُسِهِنَّ! أَتَهَبْنَنِي وَ لَا تَهَبْنَ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ فَقُلْنَ نَعَمْ أَنْتَ أَغْلَظُ مِنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِيْهًا يَا ابْنَ الْخَطَّابِ! وَالَّذِي نَفْسِي بِيَدِهِ مَا لَقِيَکَ الشَّيْطَانُ سَالِکًا فَجًّا قَطُّ إِلَّا سَلَکَ فَجًّا غَيْرَ فَجِّکَ. مُتَّفَقٌ عَلَيْهِ.

’’حضرت سعد بن ابن وقاص ﷺ فرماتے ہیں کہ حضرت عمر بن خطاب نے حضور نبی اکرم ﷺ سے اندر آنے کی اجازت طلب کی اور اس وقت آپ ﷺ کے پاس قریش کی کچھ عورتیں خوب اونچی آواز سے گفتگو کر رہی تھیں۔ جب حضرت عمر بن خطاب ﷺ نے اجازت طلب کی تو وہ اٹھ کھڑی ہوئیں اور پردے میں چلی گئیں۔ اس پر حضور نبی اکرم ﷺ مسکرانے لگے۔ حضرت عمر ﷺ عرض گزار ہوئے: یارسول اللہ! اللہ تعالیٰ آپ کے دندانِ مبارک کو تبسم ریز رکھے۔ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: میں ان عورتوں پر حیران ہوں جو میرے پاس تھیں کہ جب انہوں نے تمہاری آواز سنی تو پردے میں چھپ گئیں۔ حضرت عمر ﷺ عرض گزار ہوئے: یا رسول اللہ! آپ زیادہ حق دار ہیں کہ یہ آپ سے ڈریں پھر حضرت عمر ﷺ نے فرمایا: اے اپنی جان کی دشمنو! تم مجھ سے ڈرتی ہو اور حضور نبی اکرم ﷺ سے نہیں ڈرتیں؟ عورتوں نے جواب دیا ہاں! آپ حضورر نبی اکرم ﷺ کے مقابلہ میں سخت گیر اور سخت دل ہیں۔ پھر حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے ابن خطاب! اس بات کو چھوڑو۔ قسم ہے اس ذات کی جس کے قبضہ قدرت میں میری جان ہے! جب شیطان تمہیں کسی راستے پر چلتے ہوئے دیکھتا ہے تو تمہارے راستے کو چھوڑ کر دوسرا راستہ اختیار کر لیتا ہے۔ یہ حدیث متفق علیہ ہے۔‘‘

٥٨۔ عَنْ بُرَيْدَةَ قَالَ خَرَجَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فِيْ بَعْضِ مَغَازِيْهِ، فَلَمَّا انْصَرَفَ جَاءَتْ جَارِيَةٌ سَوْدَاءُ، فَقَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنِّيْ كُنْتُ نَذَرْتُ إِنْ رَدَّکَ اللهُ سَالِماً أَنْ أَضْرِبَ بَيْنَ يَدَيْکَ بِالدُّفِّ وَ أَتَغَنّٰى، فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنْ کُنْتِ نَذَرْتِ فَاضْرِبِيْ وَ إِلاَّ فَلاَ. فَجَعَلَتْ تَضْرِبُ، فَدَخَلَ أَبُوْبَکْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَهِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَ هِيَ تَضْرِبُ، ثُمَّ دَخَلَ عُمَرُ فَأَلْقَتِ الدُّفَّ تَحْتَ إِسْتِهَا ثُمَّ قَعَدَتْ عَلَيْهِ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ إِنَّ الشَّيْطَانَ لَيَخَافُ مِنْکَ يَا عُمَرُ، إِنِّيْ کُنْتُ جَالِساً وَهِيَ تَضْرِبُ فَدَخَلَ أَبُوْبَکْرٍ وَهِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عَلِيٌّ وَ هِيَ تَضْرِبُ ثُمَّ دَخَلَ عُثْمَانُ وَ هِيَ تَضْرِبُ، فَلَمَّا دَخَلْتَ أَنْتَ يَا عُمَرُ! أَلْقَتِ الدُّفَّ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَ قَالَ: هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ. وَ فِي الْبَابِ عَنْ عُمَرَ، وَعَائِشَةَ

”حضرت بریدہ ﷺ فرماتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ ایک مرتبہ کسی جہاد سے واپس تشریف لائے تو ایک سیاہ فام باندی حاضر ہوئی اور عرض کیا: یا رسول اللہ ﷺ! میں نے نذر مانی تھی کہ اگر اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیک وسلم کو صحیح سلامت واپس لائے تو میں آپ صلی اللہ علیک وسلم کے سامنے دف بجاؤں گی اور گانا گاؤں گی۔ آپ ﷺ نے اس سے فرمایا: اگر تم نے نذر مانی تھی تو بجا لو ورنہ نہیں۔ اس

الحديث رقم ٥٨: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر، ٥ / ٦٢٠، الحديث رقم: ٣٦٩٠، و حكيم ترمذي في نوادر الأصول في أحاديث الرسول، ١ / ٢٣٠، و العسقلاني في فتح الباري، ١١ / ٥٨٨.

نے دف بجانا شروع کیا تو حضرت ابوبکر ﷺ آ گئے وہ بجاتی رہی پھر حضرت علی ﷺ اور حضرت عثمان ﷺ کے آنے پر بھی وہ دف بجاتی رہی۔ لیکن اس کے بعد حضرت عمر ﷺ داخل ہوئے تو وہ دف کو نیچے رکھ کر اس پر بیٹھ گئی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اے عمر! تم سے شیطان بھی ڈرتا ہے کیونکہ میں موجود تھا اور یہ دف بجا رہی تھی پھر ابوبکر، علی اور عثمان (یکے بعد دیگرے) آئے۔ تب بھی یہ بجاتی رہی لیکن جب تم آئے تو اس نے دف بجانا بند کر دیا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

٥٩۔ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: كَانَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسًا فَسَمِعْنَا لَغَطًا وَ صَوْتَ صِبْيَانٍ فَقَامَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَإِذَا حَبْشِيَّةٌ تَزْفِنُ وَ الصِّبْيَانُ حَوْلَهَا، فَقَالَ: يَا عَائِشَةُ تَعَالَيْ فَانْظُرِيْ فَجِئْتُ فَوَضَعْتُ لَحْيَيَّ عَلَى مَنْكِبِ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَجَعَلْتُ أَنْظُرُ إِلَيْهَا مَا بَيْنَ الْمَنْكِبِ إِلَى رَأْسِهِ، فَقَالَ لِيْ: أَمَا شَبِعْتِ، أَمَا شَبِعْتِ. قَالَتْ: فَجَعَلْتُ أَقُوْلُ لَا لِأَنْظُرَ مَنْزِلَتِيْ عِنْدَهُ إِذْ طَلَعَ عُمَرُ، قَالَتْ: فَارْفَضَّ النَّاسُ عَنْهَا، قَالَتْ: فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنِّي لَأَنْظُرُ إِلَى شَيَاطِيْنِ الْإِنْسِ وَالْجِنِّ قَدْ فَرُّوْا مِنْ عُمَرَ. قَالَتْ: فَرَجَعْتُ رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ.

الحديث رقم ٥٩: أخرجه الترمذى فى الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب فى مناقب عمر، ٥/ ٦٢١، الحديث رقم: ٣٦٩١، و النسائى فى السنن الكبرىٰ، ٥/ ٣٠٩، الحديث رقم: ٨٩٥٧، و العسقلاني في فتح الباري، ٢/ ٤٤٤، و إبراهيم حسيني في البيان و التعريف، ١/ ٢٨٢، و المناوي في فيض القدير، ٣/ ١٢.

وَ قَالَ هٰذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ صَحِيْحٌ.

''حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ ایک مرتبہ حضور نبی اکرم ﷺ تشریف فرما تھے اتنے میں ہم نے شور و غل اور بچوں کی آواز سنی۔ آپ ﷺ کھڑے ہوئے تو دیکھا کہ ایک حبشی عورت ناچ رہی ہے اور بچے اس کے گرد گھیرا ڈالے ہوئے ہیں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: عائشہ آؤ دیکھو! میں گئی اور ٹھوڑی حضور نبی اکرم ﷺ کے مبارک کندھے پر رکھ کر آپ ﷺ کے کندھے اور سر کے درمیان سے دیکھنے لگی۔ آپ ﷺ نے فرمایا: کیا تمہارا جی نہیں بھرا؟ میں دیکھنا چاہتی تھی کہ آپ ﷺ کے نزدیک میری کیا قدر و منزلت ہے؟ لہٰذا میں نے عرض کیا: ''نہیں'' اتنے میں حضرت عمر رضی اللہ عنہ آ گئے اور انہیں دیکھتے ہی سب لوگ بھاگ گئے تو آپ ﷺ نے فرمایا: میں دیکھ رہا ہوں کہ شیاطین جن و انس عمر کو دیکھ کر بھاگ کھڑے ہوئے، پھر میں لوٹ آئی۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن صحیح ہے۔''

٦٠۔ عَنْ سُدَيْسَةَ مَوْلَاةِ حَفْصَةَ قَالَتْ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ الشَّيْطَانَ لَمْ يَلْقَ عُمَرَ مُنْذُ أَسْلَمَ إِلَّا خَرَّ لِوَجْهِهِ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ وِ أَسْنَادُهُ حَسَنٌ.

''حضرت سدیسہ رضی اللہ عنہا جو کہ حضرت حفصہ رضی اللہ عنہا کی خادمہ ہیں وہ بیان کرتی ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: بے شک جب سے عمر نے اسلام قبول کیا ہے شیطان جب بھی ان کے سامنے سے گزرتا ہے تو اپنا سر جھکا لیتا ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے روایت کیا ہے اور اس کی اسناد حسن ہیں۔''

الحديث رقم ٦٠: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٢٤/ ٣٠٥، الحديث رقم: ٧٧٤، و الديلمي في المسند الفردوس، ٢/ ٣٨٠، الحديث رقم: ٣٦٩٣، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٧٠، و المناوي في فيض القدير، ٢/ ٣٥٢.

(٩) بَابٌ فِي مَكَانَتِهِ ﷺ الْعِلْمِيَّةِ

﴿ آپ ﷺ کا علمی مقام و مرتبہ ﴾

٦١۔ عَنِ الْأَزْرَقِ بْنِ قَيْسٍ قَالَ: صَلَّى بِنَا إِمَامٌ لَنَا يُكْنَى أَبَا رِمْثَةَ فَقَالَ: صَلَّيْتُ هَذِهِ الصَّلَاةَ أَوْ مِثْلَ هَذِهِ الصَّلَاةِ مَعَ النَّبِيِّ ﷺ، قَالَ: وَ كَانَ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ يَقُوْمَانِ فِي الصَّفِّ الْمُقَدَّمِ عَنْ يَمِيْنِهِ وَكَانَ رَجُلٌ قَدْ شَهِدَ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلَى مِنَ الصَّلَاةِ، فَصَلَّى نَبِيُّ اللهِ ﷺ ثُمَّ سَلَّمَ عَنْ يَمِيْنِهِ وَ عَنْ يَسَارِهِ حَتَّى رَأَيْنَا بَيَاضَ خَدَّيْهِ ثُمَّ انْفَتَلَ كَانْفِتَالِ أَبِي رِمْثَةَ يَعْنِي نَفْسَهُ فَقَامَ الرَّجُلُ الَّذِي أَدْرَكَ مَعَهُ التَّكْبِيْرَةَ الْأُوْلَى مِنَ الصَّلَاةِ يَشْفَعُ، فَوَثَبَ إِلَيْهِ عُمَرُ فَأَخَذَ بِمَنْكِبَيْهِ فَهَزَّهُ ثُمَّ قَالَ: إِجْلِسْ فَإِنَّهُ لَمْ يَهْلِكْ أَهْلُ الْكِتَابِ إِلَّا أَنَّهُ لَمْ يَكُنْ بَيْنَ صَلَوَاتِهِمْ فَصْلٌ، فَرَفَعَ النَّبِيُّ ﷺ بَصَرَهُ فَقَالَ: أَصَابَ اللهُ بِكَ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ أَبُوْدَاوُدَ.

’’حضرت ارزق بن قیس ﷺ سے مروی ہے کہ ہمارے امام نے ہمیں نماز

الحديث رقم ٦١: أخرجه أبوداؤد في السنن، كتاب الصلوٰة، باب في الرجل يتطوع في مكانه الذي صلى فيه المكتوبة، ١/٢٦٤، الحديث رقم: ١٠٠٧، والحاكم في المستدرك على الصحيحين، ١/٤٠٣، الحديث رقم: ٩٩٦، والبيهقي في السنن الكبرىٰ، ٢/١٩٠، الحديث رقم: ٢٨٦٧، والبيهقي في السنن الصغرىٰ، ١/٣٩٥، الحديث رقم: ٦٧٦۔

پڑھائی جن کا نام ابورمثہ تھا۔ انہوں نے فرمایا: ایک مرتبہ میں نے حضور نبی اکرم ﷺ کے ہمراہ یہی نماز یا اس جیسی نماز پڑھی۔ وہ فرماتے ہیں کہ حضرت ابوبکر ﷺ اور حضرت عمر ﷺ صف اول میں حضور نبی اکرم ﷺ کے دائیں جانب کھڑے تھے۔ ایک شخص اور تھا جس نے تکبیر اولیٰ پائی تھی۔ جب حضور نبی اکرم ﷺ نماز کو پورا کر چکے تو آپ ﷺ نے دائیں اور بائیں جانب سلام پھیرا یہاں تک کہ ہم لوگوں نے آپ ﷺ کے مبارک رخساروں کی سفیدی دیکھی۔ اس کے بعد آپ ﷺ اسی طرح کھڑے ہوئے جس طرح ابورمثہ کھڑے ہوئے۔ پھر وہ شخص جس نے تکبیر اولیٰ میں شرکت کی تھی وہ دو نفل پڑھنے کے لئے کھڑا ہوا۔ حضرت عمر ﷺ نے جلدی سے اس کو کندھوں سے پکڑ لیا اور اس کو جھٹک کر بٹھا دیا اور فرمایا: اہل کتاب اس لئے ہلاک ہوئے کہ انہوں نے ایک نماز کو دوسری نماز سے علیحدہ نہ کیا۔ اسی وقت حضور نبی اکرم ﷺ نے آنکھ اٹھا کر دیکھا اور فرمایا: اے عمر بن الخطاب! اللہ تعالیٰ نے تمہیں صحیح بات کہنے کی توفیق عطا فرمائی۔'' اس حدیث کو امام ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔

٦٢۔ عَنْ قَبِيْصَةَ بْنِ جَابِرٍ قَالَ: مَا رَأَيْتُ رَجُلًا أَعْلَمَ بِاللهِ وَ لَا أَقْرَأَ لِكِتَابِ اللهِ، وَ أَفْقَهَ فِي دِيْنِ اللهِ مِنْ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

'' حضرت قبیصہ بن جابر رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ میں نے حضرت عمر فاروق ﷺ سے بڑھ کر کوئی عالم باللہ نہیں دیکھا اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی کتاب اللہ کا قاری دیکھا ہے اور نہ ہی ان سے بڑھ کر کوئی اللہ کے دین کا فقیہ دیکھا ہے۔ اس حدیث کو امام ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٦٢: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٥، الحديث رقم: ٣١٩٨٧، و في ٦ / ١٣٩، الحديث رقم: ٣٠١٣٠.

٦٣۔ عَنِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَوْ أَنَّ عِلْمَ عُمَرَ وُضِعَ فِي كِفَّةِ الْمِيْزَانِ، وَوُضِعَ عِلْمُ أَهْلِ الْأَرْضِ فِي كِفَّةٍ لَرَجَحَ عِلْمُهُ بِعِلْمِهِمْ. قَالَ وَكِيْعٌ، قَالَ الْأَعْمَشُ: فَأَنْكَرْتُ ذَلِکَ فَأَتَيْتُ إِبْرَاهِيْمَ فَذَکَرْتُهُ لَهُ فَقَالَ وَمَا أَنْكَرْتُ مِنْ ذَلِکَ؟ فَوَاللهِ لَقَدْ قَالَ عَبْدُاللهِ أَفْضَلُ مِنْ ذَلِکَ قَالَ: إِنِّي لَأَحْسِبُ تِسْعَةَ أَعْشَارِ الْعِلْمِ ذَهَبَ يَوْمَ ذَهَبَ عُمَرُ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ اگر حضرت عمر ﷺ کا علم ترازو کے ایک پلڑے میں رکھا جائے اور تمام اہل زمین کا علم دوسرے پلڑے میں رکھا جائے تو یقیناً حضرت عمر ﷺ کا علم ان کے علم پر بھاری ہوگا۔ حضرت وکیع ﷺ کہتے ہیں کہ اعمش نے کہا: میں نے اس چیز کا انکار کیا پس میں ابراہیم سے ملا اور ان کے سامنے یہ چیز بیان کی تو انہوں نے کہا میں اس کا انکار نہیں کرتا۔ پس خدا کی قسم! ابن مسعود نے اس سے بھی بڑھ کر کہا ہے وہ کہتے ہیں کہ میرا خیال ہے کہ علم کے دس حصوں میں سے ۹ حصے اس دن چلے گئے جس دن حضرت عمر ﷺ اس دنیا سے وصال فرما گئے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے المعجم الکبیر میں بیان کیا ہے۔''

٦٤۔ عَنْ عَبْدِ اللهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: لَقِيَ رَجُلٌ مِنْ أَصْحَابِ

الحديث رقم ٦٣: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩ / ١٦٣، الحديث رقم: ٨٨٠٩، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٦٩، وابن عبدالبر في التمهيد، ٣ / ١٩٨، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٢ / ٣٣٦۔

الحديث رقم ٦٤: أخرجه الدارمي في السنن، كتاب فضائل القرآن، باب فضل أول سورة البقرة و آية الكرسي، ٢ / ٥٤٠، الحديث رقم: ٣٣٨١، و الطبراني في المعجم الكبير، ٩ / ١٦٦، الحديث رقم: ٨٨٢٦، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٧١.

مُحَمَّدٍ ﷺ رَجُلًا مِنَ الْجِنِّ فَصَارَعَهُ، فَصَرَعَهُ الْإِنْسِيُّ فَقَالَ لَهُ الْإِنْسِيُّ: إِنِّي لَأَرَاكَ ضَئِيْلًا شَخِيْتًا كَأَنَّ ذُرَيْعَتَكَ ذُرَيْعَتَي كَلْبٍ فَكَذٰلِكَ أَنْتُمْ مَعْشَرُ الْجِنِّ أَمْ أَنْتَ مِنْ بَيْنِهِمْ كَذٰلِكَ فَقَالَ: لَا وَاللهِ إِنِّي مِنْهُمْ لَضَلِيْعٌ، وَلٰكِنْ عَاوِدْنِي الثَّانِيَةَ، فَإِنْ صَرَعْتَنِيْ عَلَّمْتُكَ شَيْئًا يَنْفَعُكَ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: تَقْرَأُ "اللهُ لَا إِلٰهَ إِلَّا هُوَ الْحَيُّ الْقَيُّوْمُ"؟ قَالَ: نَعَمْ قَالَ: فَإِنَّكَ لَا تَقْرَؤُهَا فِيْ بَيْتٍ إِلَّا خَرَجَ مِنْهُ الشَّيْطَانُ لَهُ خَبَجٌ كَخَبَجِ الْحِمَارِ لَا يَدْخُلُهُ حَتّٰى تُصْبِحَ.

وَ زَادَ الطَّبَرَانِيُّ قَالَ رَجُلٌ مِنَ الْقَوْمِ: يَا أَبَا عَبْدِ الرَّحْمٰنِ! مَنْ ذَاكَ الرَّجُلُ مِنْ أَصْحَابِ مُحَمَّدٍ؟ فَعَبَسَ عَبْدُاللهِ، وَ أَقْبَلَ عَلَيْهِ وَ قَالَ: مَنْ يَكُوْنُ هُوَ إِلَّا عُمَرُ ﷺ. رَوَاهُ الدَّارِمِيُّ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ

"حضرت عبد اللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابہ کرام ﷺ میں سے ایک صحابی ایک جن کو ملا اور اس کے ساتھ کشتی کی۔ پس حضور نبی اکرم ﷺ کے صحابی نے اس جن کو پچھاڑ دیا پھر اسے کہا کہ تم نہایت کمزور اور دبلے پتلے ہو اور تمہارے ہاتھ کتے کے ہاتھ کی طرح کمزور ہیں۔ کیا تم جنات کا گروہ اسی طرح کا ہوتا ہے؟ یا تم ان میں سے اس طرح ہو تو وہ جن کہنے لگا: نہیں خدا کی قسم! میں ان سب میں سے ایک موٹا تازہ جن ہوں لیکن تم میرے ساتھ دوبارہ کشتی کرو۔ پس اگر تم نے مجھے دوبارہ پچھاڑ دیا تو میں تمہیں ایسی چیز سکھاؤں گا جو تمہیں نفع دے گی انہوں نے کہا ٹھیک ہے۔ (انہوں نے اسے دوبارہ پچھاڑ دیا) تو جن نے کہا کیا تم "الله لا إله إلا هو الحي القيوم" پڑھتے

ہو؟ انہوں نے کہا ہاں۔ جن نے کہا۔ یہ جس گھر میں بھی پڑھی جاتی ہے اس سے شیطان گدھے کی طرح ڈر کر بھاگتا ہے اور وہ اس گھر میں اس وقت تک داخل نہیں ہوتا جب تک تم صبح نہ کرلو۔ امام طبرانی کی روایت میں ان الفاظ کا اضافہ ہے کہ لوگوں میں سے ایک آدمی نے کہا۔ اے ابوعبدالرحمٰن! اصحاب محمد ﷺ میں سے وہ آدمی کون سا تھا؟ حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہما نے پہلے تھوڑا تردد کیا۔ لیکن پھر فرمایا: وہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ کے علاوہ اور کون ہوسکتا ہے؟ اس حدیث کو امام دارمی نے اپنی مسند میں اور امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

(١٠) بَابٌ فِي كَوْنِهِ ﷺ غَلْقَ الْفِتْنَةِ

﴿آپ ﷺ امت میں فتنوں کی بندش کا باعث ہیں﴾

٦٥. عَنْ قُدَامَةَ ابْنِ مَظْعُوْنٍ أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ ﷺ أَدْرَکَ عُثْمَانَ بْنَ مَظْعُوْنَ وَ هُوَ عَلَى رَاحِلَتِهِ وَ عُثْمَانُ عَلَى رَاحِلَتِهِ عَلَى ثَنِيَّةِ الْأَثَايَةِ مِنَ الْعَرْجِ فَضَغَطَتْ رَاحِلَتُهُ رَاحِلَةَ عُثْمَانَ وَ قَدْ مَضَتْ رَاحِلَةُ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَمَامَ الرَّكْبِ فَقَالَ عُثْمَانُ بْنُ مَظْعُوْنٍ: أَوْجَعْتَنِي يَا غَلْقَ الْفِتْنَةِ! فَلَمَّا اسْتَهَلَّتِ الرَّوَاحِلُ دَنَا مِنْهُ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ فَقَالَ: يَغْفِرُ اللهُ أَبَا السَّائِبِ مَا هَذَا الْإِسْمُ الَّذِي سَمَّيْتَنِيْهِ فَقَالَ: لَا وَاللهِ مَا أَنَا الَّذِي سَمَّيْتُکَهُ سَمَّاکَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ هَذَا هُوَ أَمَامَ الرَّكْبِ يَقْدِمُ الْقَوْمَ مَرَّتَ بِنَا يَوْمًا وَ نَحْنُ جُلُوْسٌ مَعَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ فَقَالَ هَذَا غَلْقُ الْفِتْنَةِ وَ أَشَارَ بِيَدِهِ لَا يَزَالُ بَيْنَكُمْ وَ بَيْنَ الْفِتْنَةِ بَابٌ شَدِيْدُ الْغَلْقِ مَا عَاشَ هَذَا بَيْنَ ظَهْرَانِيْكُمْ.

رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت قدامہ بن مظعون ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عمر بن الخطاب ﷺ نے حضرت عثمان بن مظعون ﷺ کو اس حال میں دیکھا کہ وہ اپنی سواری پر سوار تھے اور عرج کے علاقہ میں مقام اثایہ کی وادی میں چل رہے تھے کہ حضرت عمر ﷺ

الحديث رقم ٦٥: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٩ / ٣٨، الحديث رقم: ٨٣٢١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٧٢، و العسقلاني في فتح الباري، ٦ / ٦٠٦.

کی سواری نے حضرت عثمان ﷺ کی سواری کو دھکا دیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کی سواری قافلہ کے آگے چل رہی تھی۔ پس حضرت عثمان ﷺ نے کہا: اے فتنوں کو روکنے والے تو نے مجھے تکلیف دی ہے۔ جب سواریاں رکیں تو حضرت عمر بن الخطاب ﷺ حضرت عثمان ﷺ کے قریب گئے اور کہا اے ابو سائب! اللہ تعالیٰ تمہاری مغفرت فرمائے یہ کون سا نام ہے جو تو نے مجھے دیا ہے؟ انہوں نے کہا نہیں خدا کی قسم! میں وہ نہیں ہوں جس نے تمہیں یہ نام دیا ہے بلکہ حضور نبی اکرم ﷺ نے تمہیں یہ نام دیا ہے جو کہ آج اس لشکر کی قیادت فرما رہے ہیں۔ وہ فرماتے ہیں کہ ایک دن آپ ﷺ ہمارے پاس سے گزرے۔ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کی بارگاہ میں بیٹھے ہوئے تھے تو آپ ﷺ نے فرمایا: یہ شخص یعنی عمر (دین اور امت کے خلاف اٹھنے والے) فتنوں کو روکنے والا ہے اور آپ ﷺ کی طرف اشارہ بھی فرمایا اور فرمایا: یہ تمہارے اور فتنوں کے درمیان ایک سختی سے بند کیا ہوا دروازہ ہے جب تک یہ تمہارے درمیان زندہ ہے (فتنہ تمہارے اندر داخل نہیں ہو سکے گا)۔ اس کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں بیان کیا ہے۔''

٦٦۔ عَنْ أَبِي ذَرٍّ، أَنَّهُ لَقِيَ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ، فَأَخَذَ بِيَدِهِ فَغَمَزَهَا، وَ كَانَ عُمَرُ رَجُلًا شَدِيْدًا فَقَالَ: أَرْسِلْ يَدِي يَا قُفْلَ الْفِتْنَةِ فَقَالَ عُمَرُ: وَمَا قُفْلُ الْفِتْنَةِ؟ قَالَ: جِئْتُ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ ذَاتَ يَوْمٍ، وَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ جَالِسٌ، وَ قَدِ اجْتَمَعَ عَلَيْهِ النَّاسُ، فَجَلَسْتُ فِي آخِرِهِمْ. فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: لَا تُصِيْبُكُمْ فِتْنَةٌ مَا دَامَ هٰذَا فِيْكُمْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ

الحديث رقم ٦٦: أخرجه الطبراني في المعجم الاوسط، ٢/ ٢٦٨، الحديث رقم: ١٩٤٥، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩/ ٧٣، و العسقلاني في فتح الباري، ٦/ ٦٠٦.

الأَوْسَطِ.

’’حضرت ابو ذر غفاری ﷺ سے روایت ہے کہ وہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ کو ملے پس حضرت عمر ﷺ نے ان کا ہاتھ پکڑ کر ہلایا۔ حضرت عمر ﷺ بہت مضبوط آدمی تھے تو حضرت ابو ذر ﷺ نے کہا: اے ’’قفل الفتنة‘‘ (فتنوں کو روکنے والے دروازے کا تالا) میرا ہاتھ چھوڑیے۔ پس حضرت عمر ﷺ نے دریافت کیا یہ قفل الفتنة کیا ہے؟ حضرت ابوذر ﷺ نے کہا: ایک دن میں حضور نبی اکرم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اس حال میں کہ آپ ﷺ تشریف فرما تھے اور لوگ آپ ﷺ کے اردگرد جمع تھے۔ پس میں ان کے پیچھے بیٹھ گیا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: تمہیں اس وقت تک فتنہ نہیں پہنچ سکتا جب تک یہ (عمر) تم میں موجود ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ’’المعجم الاوسط‘‘ میں روایت کیا ہے۔‘‘

٦٧۔ عَنْ عَصْمَةَ قَالَ: قَدِمَ رَجُلٌ مِنْ أَهْلِ الْبَادِيَةِ بِإِبِلٍ لَهُ فَلَقِيَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ فَاشْتَرَاهَا مِنْهُ، فَلَقِيَهُ عَلِيٌّ فَقَالَ: مَا أَقْدَمَکَ قَالَ: قَدِمْتُ بِإِبِلٍ فَاشْتَرَاهَا رَسُوْلُ اللهِ ﷺ قَالَ فَنَقَدَکَ قَالَ: لَا وَ لَکِنْ بِعْتُهَا مِنْهُ بِتَأخِيْرٍ فَقَالَ عَلِيٌّ: إِرْجِعْ فَقُلْ لَهُ يَارَسُوْلَ اللهِ إِنْ حَدَثَ بِکَ حَدَثٌ مَنْ يَقْضِيْنِي مَالِي؟ وَ انْظُرْ مَا يَقُوْلُ لَکَ، فَارْجِعْ إِلَيَّ حَتَّى تُعْلِمَنِي، فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ إِنْ حَدَثَ بِکَ حَدَثٌ فَمَنْ يَقْضِيْنِي قَالَ: أَبُوْبَکْرٍ فَأَعْلَمَ عَلِيًّا، فَقَالَ لَهُ: إِرْجِعْ إِسْأَلْهُ إِنْ حَدَثَ بِأَبِي بَکْرٍ حَدَثٌ فَمَنْ

الحديث رقم ٦٧: أخرجه الطبراني فى المعجم الكبير، ١٧ / ١٨٠، الحديث رقم: ٤٧٨، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٥ / ١٧٩، و الحسيني في البيان و التعريف، ٢ / ٢٦٤، و المناوي في فيض القدير، ٦ / ٣٦٦.

يَقْضِينِي فَسَأَلَهُ فَقَالَ: عُمَرُ فَجَاءَ فَأَعْلَمَ عَلِيًّا فَقَالَ لَهُ: إِرْجِعْ فَسَلْهُ إِذَا مَاتَ عُمَرُ فَمَنْ يَقْضِينِي فَجَاءَ فَسَأَلَهُ، فَقَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَيْحَکَ إِذَا مَاتَ عُمَرُ فَإِنِ اسْتَطَعْتَ أَنْ تَمُوْتَ فَمُتْ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْکَبِيْرِ.

’’حضرت عصمہ ﷺ سے روایت ہے کہ مدینہ کے اعرابیوں میں سے ایک اعرابی اونٹ لے کر حضور نبی اکرم ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوا تو حضور نبی اکرم ﷺ نے اس سے وہ اونٹ خرید لیا' پس اس کے بعد وہ حضرت علی ﷺ کو ملا تو انہوں نے اس سے دریافت کیا کہ تو کس لئے آیا تھا؟ اس نے جواب دیا کہ میں ایک اونٹ لے کر آیا تھا جو کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے مجھ سے خرید لیا ہے۔ حضرت علی ﷺ نے دریافت فرمایا: کیا تو نے نقد رقم کے بدلے میں اس کو فروخت کیا ہے؟ اس نے کہا نہیں بلکہ میں نے اسے ادھار رقم پر فروخت کیا ہے۔ حضرت علی ﷺ نے اس سے کہا: واپس جاؤ اور آپ ﷺ سے دریافت کرو کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم اگر آپ کو کچھ ہو جائے تو میرا مال مجھے کون دے گا اس کے بعد آپ ﷺ جو جواب ارشاد فرمائیں وہ واپس آ کر مجھے بتانا۔ وہ شخص واپس گیا اور حضور نبی اکرم ﷺ سے عرض کیا کہ یا رسول اللہ صلی اللہ علیک وسلم! اگر آپ ﷺ کو کچھ ہو جائے تو میری رقم مجھے کون دے گا آپ ﷺ نے فرمایا: ابو بکر، وہ شخص واپس حضرت علی ﷺ کے پاس آیا اور حضور نبی اکرم ﷺ کا جواب بتایا، حضرت علی ﷺ نے اس سے کہا کہ واپس جاؤ اور آپ ﷺ سے عرض کرو کہ اگر حضرت ابو بکر ﷺ کو کچھ ہو جائے تو پھر کون مجھ کو میرا مال دے گا پس اس شخص نے واپس جا کر آپ ﷺ سے پوچھا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ عمر، وہ شخص واپس آیا اور حضرت علی ﷺ کو آپ ﷺ کا جواب بتایا حضرت علی ﷺ نے اس سے کہا کہ واپس جاؤ اور آپ ﷺ سے پھر پوچھو کہ اگر حضرت عمر ﷺ فوت ہو جائیں تو پھر کون مجھ کو میرا مال دے گا، اس نے جا کر حضور نبی اکرم ﷺ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا: تجھے کیا ہو گیا ہے

جب عمر فوت ہو جائے تو پھر تم بھی مرنے کی استطاعت رکھتے ہو تو مر جانا۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

٦٨۔ عَنْ عُمَيْرِ بْنِ رَبِيْعَةَ، أَنَّ عُمَرَ بْنَ الْخَطَّابِ أَرْسَلَ إِلَى كَعْبِ الْأَحْبَارِ، فَقَالَ: يَا كَعْبُ! كَيْفَ تَجِدُ نَعْتِيْ؟ قَالَ: أَجِدُ نَعْتَکَ قَرْنًا مِنْ حَدِيْدٍ، قَالَ: وَمَا قَرْنٌ مِنْ حَدِيْدٍ؟ قَالَ: أَمِيْرٌ شَدِيْدٌ، لَا يَأْخُذُهُ فِي اللهِ لَوْمَةُ لَائِمٍ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟ قَالَ: ثُمَّ يَكُوْنُ مِنْ بَعْدِکَ خَلِيْفَةٌ تَقْتُلُهُ فِئَةٌ ظَالِمَةٌ، قَالَ: ثُمَّ مَهْ؟، قَالَ: ثُمَّ يَكُوْنُ الْبَلَاءُ! رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت عمیر بن ربیعہ ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت عمر بن الخطاب ﷺ نے حضرت کعب الاحبار کو بلا بھیجا اور ان سے دریافت فرمایا: اے کعب! تم ہماری تعریف کو کیسے پاتے ہو انہوں نے کہا میں آپ ﷺ کی تعریف کو لوہے کے ایک سینگ کی طرح پاتا ہوں۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اور وہ لوہے کا سینگ کیا ہے؟ انہوں نے جواب دیا صائب الرائے امیر، جو اللہ کی راہ میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت سے نہ ڈرے۔ آپ ﷺ نے فرمایا: پھر اس کے بعد کیا ہو گا؟ انہوں نے کہا پھر اس کے بعد ایک ایسا خلیفہ ہو گا جس کو ایک ظالم گروہ قتل کرے گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا: اس کے بعد کیا ہو گا؟ انہوں نے کہا: پھر اس کے بعد آزمائش ہوگی۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٦٨: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١ / ٨٤، الحديث رقم: ١٢٠، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٦٥ والشيباني في الآحاد والمثاني، ١ / ١٢٦، الحديث رقم: ١٣٣، وأبونعيم في حلية الأولياء، ٦ / ٢٥.

٦٩. عَنْ أُبَيِّ بْنِ كَعْبٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: قَالَ لِيْ جِبْرِيْلُ عليه السلام لِيَبْكِ الإِسْلَامُ عَلَى مَوْتِ عُمَرَ ﷺ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت اُبی بن کعب ﷺ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: مجھے جبرائیل عليه السلام نے بتایا ہے کہ اسلام عمر کی موت پر روئے گا۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٦٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ١ / ٦٧، الحديث رقم: ٦١، و أبو نعيم في حلية الاولياء، ٢ / ١٧٥، و الهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٧٤، و الديلمي في مسند الفردوس، ٣ / ١٨٩، الحديث رقم: ٤٥٢٣.

(١١) بَابٌ فِي جَامِعِ صِفَاتِهِ

﴿آپ ﷺ کی جامع صفات کا بیان﴾

٧٠. عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ قَالَ: صَعِدَ النَّبِيُّ ﷺ أُحُدًا وَ مَعَهُ أَبُوْبَكْرٍ وَ عُمَرُ وَ عُثْمَانُ فَرَجَفَ بِهِمْ فَضَرَبَهُ بِرِجْلِهِ وَ قَالَ: اُثْبُتْ أُحُدُ، فَمَا عَلَيْکَ إِلَّا نَبِيٌّ أَوْ صِدِّيْقٌ، أَوْ شَهِيْدَانِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ وَ التِّرْمِذِيُّ وَ أَبُوْدَاؤدَ.

''حضرت انس بن مالک ﷺ روایت کرتے ہیں کہ ایک روز حضور نبی اکرم ﷺ کوہ اُحد پر تشریف لے گئے اس وقت آپ ﷺ کے ساتھ حضرت ابوبکر، حضرت عمر اور حضرت عثمان ﷺ تھے۔ ان کی موجودگی کی وجہ سے پہاڑ وجد میں آ گیا۔ آپ ﷺ نے اس پر اپنا قدم مبارک مارا اور فرمایا: اے اُحد ٹھہر جا! تیرے اوپر ایک نبی، ایک صدیق اور دو شہیدوں کے سوا اور کوئی نہیں۔ اس حدیث کو امام بخاری، ترمذی اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ٧٠: أخرجه البخاری فی الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٤٨، الحديث رقم: ٣٤٨٣، و في كتاب فضائل الصحابة، باب لو كنت متخذا خليلا، ٣/١٣٤٤، الحديث رقم: ٣٤٧٢، و الترمذي في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب في مناقب عثمان، ٥/٦٢٤، الحديث رقم: ٣٦٩٧، و أبوداؤد في السنن، كتاب السنة، باب في الخلفاء، ٤/٢١٢، الحديث رقم: ٤٦٥١، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٢٨٠، الحديث رقم: ٦٨٦٥، و النسائي في السنن الكبرى، ٥/٤٣، الحديث رقم: ٨١٣٥.

٧١۔ عَنِ بْنِ عُمَرَ رضی الله عنهما قَالَ: كُنَّا نَقُوْلُ فِي زَمَنِ النَّبِيِّ ﷺ لَا نَعْدِلُ بِأَبِيْ بَكْرٍ أَحَدًا، ثُمَّ عُمَرَ، ثُمَّ عُثْمَانَ، ثُمَّ نَتْرُکُ أَصْحَابَ النَّبِيِّ ﷺ لَا نُفَاضِلُ بَيْنَهُمْ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما روایت کرتے ہیں کہ ہم حضور نبی اکرم ﷺ کے زمانے میں کہا کرتے تھے کہ ہم حضرت ابوبکر کے برابر کسی کو نہیں ٹھہراتے، ان کے بعد حضرت عمر اور پھر حضرت عثمان ﷺ کو شمار کیا کرتے تھے اور دیگر صحابہ کرام ﷺ کو چھوڑ دیتے تھے اور ان میں کسی کو کسی پر فضیلت نہیں دیتے تھے۔ اس حدیث کو امام بخاری اور ابوداؤد نے روایت کیا ہے۔''

٧٢۔ عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی الله عنهما قَالَ: قَدِمَ عُيَيْنَةُ بْنُ حِصْنِ بْنِ حُذَيْفَةَ، فَنَزَلَ عَلَى ابْنِ أَخِيهِ الْحُرِّ بْنِ قَيْسٍ، وَكَانَ مِنَ النَّفَرِ الَّذِينَ يُدْنِيهِمْ عُمَرُ، وَكَانَ الْقُرَّاءُ أَصْحَابَ مَجَالِسِ عُمَرَ وَ مَشَاوَرَتِهِ، كُهُوْلًا كَانُوا أَوْ

الحديث رقم ٧١: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة، باب في مناقب عثمان، ٣/ ١٣٥٢، الحديث رقم: ٣٤٩٤، أبوداؤد في السنن، كتاب السنة، باب في التفضيل، ٤/ ٢٠٦، الحديث رقم: ٤٦٢٧، و أبويعلى في المسند، ٩/ ٤٥٤، الحديث رقم: ٥٦٠٢، و ابن أبي عاصم، ٢/ ٥٦٧، الحديث رقم: ١١٩٢، و البيهقي في الإعتقاد، ١/ ٣٦٦.

الحديث رقم ٧٢: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب التفسير، باب خذ العفو و أمر بالعرف و أعرض عن الجاهلين، ٤/ ١٧٠٢، الحديث رقم: ٤٣٦٦، و في كتاب الإعتصام بالكتاب و السنة، باب الإقتداء بسنن رسول الله ﷺ، ٦/ ٢٦٥٧، الحديث رقم: ٦٨٥٦، و البيهقي في شعب الإيمان، ٦/ ٣١٦.

شُبَّانًا. فَقَالَ عُيَيْنَةُ لِابْنِ أَخِيهِ: يَا ابْنَ أَخِي، لَكَ وَجْهٌ عِنْدَ هَذَا الْأَمِيرِ، فَاسْتَأْذِنْ لِي عَلَيْهِ. قَالَ: سَأَسْتَأْذِنُ لَكَ عَلَيْهِ. قَالَ ابْنُ عَبَّاسٍ: فَاسْتَأْذَنَ الْحُرُّ لِعُيَيْنَةَ، فَأَذِنَ لَهُ عُمَرُ، فَلَمَّا دَخَلَ عَلَيْهِ. قَالَ هِيْ يَا ابْنَ الْخَطَّابِ، فَوَاللهِ مَا تُعْطِينَا الْجَزْلَ، وَلَا تَحْكُمُ بَيْنَنَا بِالْعَدْلِ. فَغَضِبَ عُمَرُ حَتَّى هَمَّ بِهِ. فَقَالَ لَهُ الْحُرُّ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ، إِنَّ اللهَ تَعَالَى قَالَ لِنَبِيِّهِ ﷺ ﴿خُذِ الْعَفْوَ وَأْمُرْ بِالْعُرْفِ وَأَعْرِضْ عَنِ الْجَاهِلِينَ﴾. وَإِنَّ هَذَا مِنَ الْجَاهِلِينَ وَاللهِ مَا جَاوَزَهَا عُمَرُ حِينَ تَلَاهَا عَلَيْهِ، وَكَانَ وَقَّافًا عِنْدَ كِتَابِ اللهِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

’’حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں کہ جب عیینہ بن حصن بن حذیفہ آئے تو اپنے بھتیجے حر بن قیس کے پاس ٹھہرے اور یہ حضرت عمر ﷺ کے مقربین میں سے تھے۔ حضرت عمر ﷺ کی مجالس اور مشاورت میں قراء حضرات شریک ہوتے تھے خواہ وہ بوڑھے ہوں یا جوان۔ حضرت عیینہ نے اپنے بھتیجے سے کہا: اے بھتیجے: تمہاری تو امیر المومنین تک رسائی ہے، لہٰذا میرے لئے انکی خدمت میں حاضر ہونے کی اجازت طلب کرو۔ انہوں نے جواب دیا کہ میں عنقریب آپ کے لئے اجازت حاصل کر لوں گا۔ حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما کا بیان ہے کہ جب حضرت حر بن قیس نے حضرت عیینہ کے لئے اجازت طلب کی تو آپ ﷺ نے اجازت دے دی، جب یہ حضرت عمر ﷺ کی خدمت میں حاضر ہوئے تو کہنے لگے، اے ابن خطاب! خدا کی قسم! نہ تو آپ ہم پر مال لٹاتے ہیں اور نہ ہمارے درمیان عدل و انصاف ہی فرماتے ہیں۔ اس پر حضرت عمر ﷺ ناراض ہوئے اور انہیں سزا دینے کا ارادہ کیا لیکن حضرت حر نے عرض کیا: اے امیر المومنین! اللہ تعالیٰ نے اپنے

نبی ﷺ سے فرمایا: ''اے محبوب! معاف کرنا اختیار کیجئے اور بھلائی کا حکم دیجئے اور جاہلوں سے منہ پھیر لیجئے'' اور یہ شخص ایسے ہی جاہلوں میں سے ہے۔ راوی بیان کرتے ہیں کہ خدا کی قسم! حضرت عمر ﷺ (وہیں رک گئے اور) اس حکم الٰہی سے ذرا برابر تجاوز نہ کیا۔ وہ اللہ کی کتاب کے آگے سر جھکانے والے تھے۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔''

٧٣۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ أَسْلَمَ حَدَّثَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ سَأَلَنِي ابْنُ عُمَرَ عَنْ بَعْضِ شَأْنِهِ يَعْنِي عُمَرَ فَأَخْبَرْتُهُ فَقَالَ: مَا رَأَيْتُ أَحَدًا قَطُّ بَعْدَ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ مِنْ حِيْنَ قُبِضَ كَانَ أَجَدَّ وَ أَجْوَدَ حَتَّى انْتَهَى مِنْ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ. رَوَاهُ الْبُخَارِيُّ.

''حضرت زید بن اسلم رضی اللہ عنہما اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ابن عمر رضی اللہ عنہما نے مجھ سے حضرت عمر ﷺ کے بعض حالات پوچھے تو میں نے انہیں بتایا کہ حضور نبی اکرم ﷺ کی وفات کے بعد میں نے حضرت عمر بن خطاب ﷺ جیسا نیک اور سخی نہیں دیکھا گویا یہ خوبیاں تو آپ کی ذات پر ختم ہو گئی تھیں۔ اس حدیث کو امام بخاری نے روایت کیا ہے۔''

٧٤۔ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: أَنَا أَوَّلُ مَنْ تَنْشَقُّ عَنْهُ

الحديث رقم ٧٣: أخرجه البخاري في الصحيح، كتاب فضائل الصحابة باب مناقب عمر بن الخطاب، ٣/١٣٤٨، الحديث رقم: ٣٤٨٤، و ابن سعد في الطبقات الكبرى، ٣/٢٩٢.

الحديث رقم ٧٤: أخرجه الترمذي في الجامع الصحيح، كتاب المناقب، باب في مناقب عمر، ٥/٦٢٢، الحديث رقم: ٣٦٩٢، و ابن حبان في الصحيح، ١٥/٣٢٤، الحديث رقم: ٦٨٩٩، و الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٢/٥٠٥، الحديث رقم: ٤٧٣٢، و في ٣/٧٢،

الْأَرْضُ ثُمَّ أَبُوْبَكْرٍ ثُمَّ عُمَرُ، ثُمَّ آتِي أَهْلَ الْبَقِيْعِ فَيُحْشَرُوْنَ مَعِي، ثُمَّ أَنْتَظِرُ أَهْلَ مَكَّةَ حَتَّى أُحْشَرَ بَيْنَ الْحَرَمَيْنِ. رَوَاهُ التِّرْمِذِيُّ

وَ قَالَ هَذَا حَدِيْثٌ حَسَنٌ.

''حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا: سب سے پہلے جس کے لئے زمین کو کھولا جائے گا وہ میں ہوں پھر ابوبکر کے لئے اور پھر عمر کے لئے پھر اہل بقیع کی باری آئے گی اور ان کو میرے ساتھ اکٹھا کیا جائے گا پھر میں اہل مکہ کا انتظار کروں گا یہاں تک کہ حرمین شریفین کے درمیان لوگوں کے ساتھ جمع کیا جاؤں گا۔ اس حدیث کو امام ترمذی نے روایت کیا ہے اور کہا: یہ حدیث حسن ہے۔''

۷۵۔ عَنْ جَابِرِ بْنِ عَبْدِاللهِ رضی اللہ عنہما قَالَ: إِنَّ عَلِيًّا دَخَلَ عَلَى عُمَرَ وَ هُوَ مُسَجًّى فَقَالَ: صَلَّى اللهُ عَلَيْکَ! ثُمَّ قَالَ: مَا مِنَ النَّاسِ أَحَدٌ أَحَبُّ إِلَيَّ أَنْ أَلْقَى اللهَ بِمَا فِي صَحِيْفَتِهِ مِنْ هَذَا الْمُسَجَّى. رَوَاهُ الْحَاكِمُ وَ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت جابر بن عبد اللہ رضی اللہ عنہما بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ حضرت عمر ﷺ کے پاس تشریف لائے اور وہ ایک چادر میں لپٹے ہوئے تھے تو

الحديث رقم: ٤٤٢٩، و الهيثمي في موارد الظمآن، ١/٥٣٩، الحديث رقم: ٢١٩٤.

الحديث رقم ٧٥: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣/١٠٠، الحديث رقم: ٤٥٢٣، وابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥٩، الحديث رقم: ٣٢٠١٨.

حضرت علی ﷺ نے فرمایا: اللہ تعالیٰ تجھ پر رحمت فرمائے پھر فرمایا: لوگوں میں سے کوئی بھی میرے نزدیک اس چادر میں لپٹے ہوئے سے زیادہ محبوب نہیں ہے جو کچھ اللہ تعالیٰ کے صحیفہ (یعنی قرآن) میں ہے وہ اسے اس کے منشاء کے مطابق نازل فرماتا ہے۔ اس حدیث کو امام حاکم اور ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

٧٦۔ عَنْ مَالِكِ بْنِ دِيْنَارٍ قَالَ: سُمِعَ صَوْتٌ بِجَبَلٍ تَبَالَةَ حِيْنَ قُتِلَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ ﷺ شِعْرٌ:

لِيَبْكِ عَلَى الإِسْلَامِ مَنْ كَانَ بَاكِيًا
فَقَدْ أَوْشَكُوْا هُلْكِي وَ مَا قَدِمَ الْعَهْدُ
وَ أَدْبَرَتِ الدُّنْيَا وَ أَدْبَرَ خَيْرُهَا
وَ قَدْ مَلَّهَا مَنْ كَانَ يُوْقِنُ بِالْوَعْدِ

فَنَظَرُوْا فَلَمْ يَرَوْا شَيْئًا. رَوَاهُ الْحَاكِمُ.

''حضرت مالک بن دینار ﷺ بیان کرتے ہیں کہ جب حضرت عمر فاروق ﷺ کو شہید کیا گیا تو تبالہ پہاڑ سے یہ آواز سنائی دی گئی۔

(رونے والے کو اب اسلام پر رونا چاہیے اور تحقیق انہوں نے میری ہلاکت کا شکوہ کیا اور جو زمانہ آ رہا ہے اور دنیا اور اس کی خیر نے پیٹھ پھیر لی ہے اور جو وعدے پر یقین رکھتا تھا وہ غفلت میں پڑا ہوا ہے۔)

پھر لوگوں نے ادھر ادھر دیکھا لیکن کوئی چیز نہ دیکھ سکے۔ اس حدیث کو امام حاکم نے

الحديث رقم ٧٦: أخرجه الحاكم في المستدرك على الصحيحين، ٣ / ١٠٠، الحديث رقم: ٤٥٢٤، وأبو نعيم في حلية الأولياء، ٢ / ٣٧٦.

روایت کیا ہے۔‘‘

۷۷۔ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ عَنْ رَسُوْلِ اللهِ ﷺ أَنَّ اللهَ عزوجل بَاهَى مَلَائِكَتَهُ بِعُبَيْدِهِ عَشِيَّةَ عَرَفَةَ عَامَةً وَ بَاهَى بِعُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ خَاصَةً. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

’’حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا کہ بے شک اللہ تبارک وتعالیٰ عرفہ کی رات کو فرشتوں کے سامنے اپنے تمام بندوں پر فخر کرتا ہے اور خاص طور پر حضرت عمر رضی اللہ عنہ پر فخر کرتا ہے۔‘‘ اس حدیث کو امام طبرانی نے ’’المعجم الاوسط‘‘ میں بیان کیا ہے۔

۷۸۔ عَنْ عَبْدِاللّٰهِ ابْنِ مَسْعُوْدٍ قَالَ: مَا كُنَّا نَبْعُدُ أَنَّ السَّكِيْنَةَ تَنْطِقُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

’’حضرت عبد اللہ ابن مسعود رضی اللہ عنہما سے روایت ہے کہ ہم یہ خیال کیا کرتے تھے کہ آسمانی سکون قلب حضرت عمر رضی اللہ عنہ کی زبان سے ٹپکتا تھا۔ اس حدیث کو

الحديث رقم ۷۷: أخرجه الطبراني فی المعجم الأوسط، ۲ / ۶۱، الحديث رقم: ۱۲۵۱، و الهيثمي فی مجمع الزوائد، ۹ / ۷۰، و ابن أبي عاصم في السنة، ۲ / ۵۸۶، الحديث رقم: ۱۲۷۳۔

الحديث رقم ۷۸: أخرجه الطبراني فی المعجم الکبير، ۹ / ۱۶۷، الحديث رقم: ۸۸۲۷، و ابن أبي شيبة في المصنف، ۶ / ۳۵۴، الحديث رقم: ۳۱۹۷۴، والهيثمي فی مجمع الزوائد، ۹ / ۶۷، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ۲ / ۱۷۱، الحديث رقم: ۵۵۰، و أبونعيم في حلية الأولياء، ۱ / ۴۲، و معمر بن راشد في الجامع، ۱۱ / ۲۲۲، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۱ / ۴۴۴، الحديث رقم: ۷۱۱۔

امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں بیان کیا ہے۔''

٧٩. عَنْ طَارِقِ بْنِ شِهَابٍ قَالَ: كُنَّا نَتَحَدَّثُ أَنَّ السَّكِينَةَ تَنْزِلُ عَلَى لِسَانِ عُمَرَ. رَوَاهُ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْكَبِيْرِ.

''حضرت طارق بن شہاب ﷺ سے روایت ہے کہ ہم آپس میں باتیں کرتے تھے کہ آسمانی سکون قلب حضرت عمر ﷺ کی زبان پر نازل ہوتا ہے۔ اس حدیث کو امام طبرانی نے ''المعجم الکبیر'' میں روایت کیا ہے۔''

٨٠. عَنْ عَمَّارِ بْنِ يَاسِرٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: يَا عَمَّارُ! أَتَانِي جِبْرِيْلُ آنِفًا فَقُلْتُ: يَا جِبْرِيْلُ حَدِّثْنِي بِفَضَائِلِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فِي السَّمَاءِ! فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ ﷺ! لَوْحَدَّثْتُكَ بِفَضَائِلِ عُمَرَ مِثْلَ مَا لَبِثَ نُوْحٌ فِي قَوْمِهِ أَلْفَ سَنَةٍ إِلَّا خَمْسِيْنَ عَامًا مَا نَفِدَتْ فَضَائِلُ عُمَرَ، وَ إِنَّ عُمَرَ لَحَسَنَةٌ مِنْ حَسَنَاتِ أَبِي بَكْرٍ. رَوَاهُ أَبُوْيَعْلَى فِي مُسْنَدِهِ وَالطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ.

الحديث رقم ٧٩: أخرجه الطبراني في المعجم الكبير، ٨ / ٣٢٠، الحديث رقم:٨٢٠٢، و ابن أبي شيبة في المصنف، ٦/٣٥٨، الحديث رقم: ٣٢٠١١، والهيثمي في مجمع الزوائد، ٩ / ٦٧، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ١/٤٤٢، الحديث رقم: ٧٠٧، و أبونعيم في حلية الأولياء، ٨/٢١١.

الحديث رقم ٨٠: أخرجه أبويعلى في المسند، ٣ / ١٧٩، الحديث رقم: ١٦٠٣، والطبراني في المعجم الاوسط، ٢ / ١٥٨، الحديث رقم: ١٥٧٠، و الروياني في المسند، ٢ / ٣٦٧، الحديث رقم: ١٣٤٢، والديلمي في مسند الفردوس، ٥ / ٣٨٣، الحديث رقم: ٨٤٩٩.

’’حضرت عمار بن یاسر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضور نبی اکرم ﷺ نے فرمایا: اے عمار! ابھی میرے پاس جرائیل امین ﷺ آئے تھے اور میں نے ان سے پوچھا، اے جرائیل مجھے آسمان والوں میں عمر کے فضائل کے بارے میں بتاؤ۔ اس نے کہا یا رسول اللہ! اگر میں آپ کو اتنی مدت تک حضرت عمر کے فضائل بیان کرتا رہوں جتنی مدت حضرت نوح ﷺ زمین پر رہے یعنی نو سو پچاس برس، تب بھی عمر ﷺ کے فضائل ختم نہیں ہوں گے اور بے شک حضرت عمر ﷺ حضرت ابوبکر ﷺ کی نیکیوں میں سے ایک نیکی ہیں۔ اس حدیث کو امام ابو یعلی نے ’مسند‘ میں اور طبرانی نے ’’المعجم الاوسط‘‘ میں بیان کیا ہے۔‘‘

٨١۔ عَنْ أَبِيْ سَعِيْدٍ عَنِ النَّبِيِّ ﷺ قَالَ: إِنَّ أَهْلَ الدَّرَجَاتِ الْعُلَى لَيَرَوْنَ مَنْ فَوْقَهُمْ، كَمَا تَرَوْنَ الْكَوْكَبَ الدُّرِّيَّ فِي أُفُقِ السَّمَاءِ، وَ إِنَّ أَبَابَكْرٍ وَعُمَرَ مِنْهُمْ، وَ أَنْعَمَا. رَوَاهُ أَحْمَدُ وَ الطَّبَرَانِيُّ فِي الْمُعْجَمِ الْأَوْسَطِ وَ الصَّغِيْرِ وَ أَبُوْيَعْلَى.

’’حضرت ابوسعید خدری ﷺ حضور نبی اکرم ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک بلند درجات والے اپنے سے زیادہ بلند درجات والوں کو دیکھیں گے جس طرح تم آسمان کے افق پر چمکتا ہوا ستارہ دیکھتے ہو اور بے شک ابوبکر

الحديث رقم ٨١: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ٣ / ٢٦، الحديث رقم: ١١٢٢٢، و في ٣ / ٦١، الحديث رقم: ١١٦٠٥، و الطبراني في المعجم الأوسط، ٣ / ٣٧٠، الحديث رقم: ٣٤٢٧، و في ٩ / ١٨٤، الحديث رقم: ٩٤٨٨، و الطبراني في المعجم الصغير، ١ / ٢٢٠، الحديث رقم: ٣٥٣، و أبويعلى في المسند، ٢ / ٣٦٩، الحديث رقم: ١١٣٠، و الحميدي في المسند، ٢ / ٣٣٣، الحديث رقم: ٧٥٥.

اور عمر، ان میں سے ہیں اور وہ کتنے ہی اچھے ہیں۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل، طبرانی نے المعجم الاوسط اور المعجم الصغیر اور ابو یعلی نے اپنی مسند میں روایت کیا ہے۔''

٨٢۔ عَنْ عُبَيْدِ اللهِ بْنِ عَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ أَخِي عَبْدِ اللهِ قَالَ كَانَ لِلْعَبَّاسِ مِيْزَابٌ عَلَى طَرِيْقِ عُمَرَ بْنِ الْخَطَّابِ فَلَبِسَ عُمَرُ ثِيَابَهُ يَوْمَ الْجُمُعَةِ وَقَدْ كَانَ ذُبِحَ لِلْعَبَّاسِ فَرْخَانِ، فَلَمَّا وَافَى الْمِيْزَابَ صُبَّ مَاءٌ بِدَمِ الْفَرْخَيْنِ فَأَصَابَ عُمَرَ، وَفِيْهِ دَمُ الْفَرْخَيْنِ، فَأَمَرَ عُمَرُ بِقَلْعِهِ، ثُمَّ رَجَعَ عُمَرُ فَطَرَحَ ثِيَابَهُ، وَلَبِسَ ثِيَابًا غَيْرَ ثِيَابِهِ ثُمَّ جَاءَ فَصَلَّى بِالنَّاسِ فَأَتَاهُ الْعَبَّاسُ: فَقَالَ وَاللهِ إِنَّهُ لَلْمَوْضِعُ الَّذِي وَضَعَهُ النَّبِيُّ ﷺ، فَقَالَ عُمَرُ لِلْعَبَّاسِ وَأَنَا أَعْزِمُ عَلَيْكَ لَمَّا صَعِدْتَ عَلَى ظَهْرِي، حَتَّى تَضَعَهُ فِي الْمَوْضِعِ الَّذِي وَضَعَهُ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ، فَفَعَلَ ذٰلِكَ الْعَبَّاسُ ﷺ. رَوَاهُ أَحْمَدُ.

''حضرت عبداللہ ابن عباس کے بھائی حضرت عبید اللہ ابن عباس کہتے ہیں کہ حضرت عباس ﷺ کے گھر کا ایک پرنالہ حضرت عمر بن خطاب ﷺ کے راستے کی طرف تھا ایک دفعہ حضرت عمر ﷺ نے جمعہ کے روز اپنے کپڑے پہنے اور اسی دن حضرت عباس کے لیے دو چوزے ذبح کیے گئے تھے پس جب پرنالہ سے چوزوں کے خون سے ملا ہوا پانی بہنے لگا تو حضرت عمر ﷺ پر پانی گرا پس حضرت عمر ﷺ نے اس پرنالے کو وہاں سے اکھاڑنے کا حکم دے دیا پھر آپ ﷺ واپس لوٹ آئے اور

الحديث رقم ٨٢: أخرجه أحمد بن حنبل في المسند، ١/ ٢١٠، الحديث رقم: ١٧٩٠، و المقدسي في الأحاديث المختارة، ٨/ ٣٩١، الحديث رقم: ٤٨٢.

اپنا وہ لباس اتارا اور نیا لباس پہنا پھر آ کر لوگوں کی امامت کروائی۔ بعد میں حضرت عباس ﷺ آپ ﷺ کے پاس آئے اور کہا اے عمر! اللہ کی قسم! بے شک یہ اس جگہ پر نصب ہے جہاں حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کو رکھا تھا۔ پس حضرت عمر ﷺ نے حضرت عباس ﷺ سے کہا اور میں اس وقت تک آپ سے تاکید کرتا رہوں گا جب تک آپ میری پیٹھ پر سوار ہو کر اس پرنالے کو اسی جگہ پر دوبارہ نہیں لگا لیتے جہاں حضور نبی اکرم ﷺ نے اس کو لگایا تھا پس حضرت عباس ﷺ نے ایسا ہی کیا۔ اس حدیث کو احمد بن حنبل نے روایت کیا ہے۔''

۸۳۔ عَنْ سَالِمٍ قَالَ: جَاءَ أَهْلُ نَجْرَانَ إِلَى عَلِيٍّ فَقَالُوْا: يَا أَمِيْرَ الْمُؤْمِنِيْنَ كِتَابُکَ بِيَدِکَ وَشِفَاعَتُکَ بِلِسَانِکَ أَخْرَجَنَا عُمَرُ مِنْ أَرْضِنَا فَارْدُدْنَا إِلَيْهَا فَقَالَ لَهُمْ عَلِيٌّ: وَيْحَکُمْ إِنَّ عُمَرَ کَانَ رَشِيْدَ الْأَمْرِ وَلَا أُغَيِّرُ صَنْعَةَ عُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت سالم ﷺ بیان کرتے ہیں کہ اہل نجران حضرت علی ﷺ کے پاس آئے اور کہا: اے امیر المؤمنین! آپ کا نامہ اعمال آپ کے ہاتھ میں ہے اور آپ کی شفاعت آپ کی زبان میں ہے ہمیں عمر نے ہماری زمین سے نکال دیا ہے آپ ہمیں ہماری زمین کی طرف لوٹا دیں۔ حضرت علی ﷺ نے ان سے کہا: تمہارا برا ہو بے شک عمر بالکل درست کام انجام دینے والے تھے اور میں ان کا کیا ہوا فیصلہ تبدیل نہیں کروں گا۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

الحديث رقم ۸۳: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ۳۵۷، الحديث رقم: ۳۲۰۰٤، و خطيب البغدادي في التاريخ البغداد، ٦ / ۱۸۵، و أحمد بن حنبل في فضائل الصحابة، ۱ / ۳٦٦.

٨٤۔ عَنْ أَبِي السَّفْرِ قَالَ: رُئِيَ عَلَى عَلِيٍّ بُرْدٌ كَانَ يُكْثِرُ لُبْسَهُ قَالَ: فَقِيْلَ لَهُ: إِنَّكَ لَتُكْثِرُ لُبْسَ هَذَا الْبُرْدَ فَقَالَ: إِنَّهُ كَسَانِيْهِ خَلِيْلِي وَصَفِيِّي وَصَدِيْقِي وَخَاصِيِّ عُمَرُ إِنَّ عُمَرَ نَاصِحُ اللهِ فَنَصَحَهُ اللهُ ثُمَّ بَكَى. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابو سفر ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت علی ﷺ پر ایک چادر دیکھی گئی جو آپ ﷺ اکثر پہنتے تھے۔ راوی بیان کرتے ہیں آپ ﷺ سے کہا گیا کہ آپ کثرت سے یہ چادر (کیوں) پہنتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا: بے شک یہ مجھے میرے نہایت پیارے اور خاص دوست عمر نے پہنائی تھی۔ بے شک عمر اللہ تعالیٰ کے لئے خالص ہوا تو اللہ تعالیٰ نے اس کے لیے خالص بھلائی چاہی پھر آپ ﷺ رونے لگ گئے۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

٨٥۔ عَنِ الْأَسْوَدِ قَالَ: قَالَ عَبْدُاللهِ إِذَا ذُكِرَ الصَّالِحُوْنَ فَحَيَّ هَلاً بِعُمَرَ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت اسود ﷺ سے روایت ہے کہ حضرت عبداللہ نے فرمایا: جب صالحین کا ذکر ہو تو جلدی سے عمر ﷺ کا نام نامی پکارا کرو۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

٨٦۔ عَنْ زَيْدِ بْنِ وَهْبٍ عَنْ عَبْدِ اللهِ قَالَ: إِنَّ عُمَرَ كَانَ لِلْإِسْلَامِ

الحديث رقم ٨٤: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٦، الحديث رقم: ٣١٩٩٧.

الحديث رقم ٨٥: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٤، الحديث رقم: ٣١٩٧٥.

الحديث رقم ٨٦: أخرجه ابن أبي شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٤، الحديث رقم: ٣١٩٧٧.

حِصْنًا حَصِيْنًا يَدْخُلُ فِيْهِ الْإِسْلَامُ وَلَا يَخْرُجُ مِنْهُ فَلَمَّا قُتِلَ عُمَرُ انْثَلَمَ الْحِصْنُ فَالْإِسْلَامُ يَخْرُجُ مِنْهُ وَلَا يَدْخُلُ فِيْهِ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت زید بن وہب حضرت عبداللہ ﷺ سے روایت کرتے ہیں کہ بے شک حضرت عمر ﷺ اسلام کے لئے ایک مضبوط قلعہ تھے جس میں اسلام محفوظ تھا اور اس سے باہر نہیں نکلتا تھا پس جب آپ ﷺ کو شہید کر دیا گیا تو اسلام اس قلعہ سے باہر نکل گیا یعنی غیر محفوظ ہو گیا اور اس کے بعد اس میں داخل نہیں ہوا (یعنی اس کے بعد فتنوں کے حملوں سے امت محفوظ نہ رہی)۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

٨٧۔ عَنْ أَبِي وَائِلٍ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: مَا رَأَيْتُ عُمَرَ إِلَّا وَكَانَ بَيْنَ عَيْنَيْهِ مَلَكًا يُسَدِّدُهُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِي شَيْبَةَ.

''حضرت ابو وائل ﷺ بیان کرتے ہیں کہ حضرت عبداللہ ﷺ نے فرمایا: میں نے کبھی بھی حضرت عمر ﷺ کو نہیں دیکھا مگر یہ کہ آپ کی دونوں آنکھوں کے درمیان ایک فرشتہ ہے جو آپ ﷺ کو سیدھی راہ دکھاتا ہے۔ اس حدیث کو ابن ابی شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

٨٨۔ عَنْ سَيَّارٍ أَبِي الْحَكَمِ أَنَّ أَبَا بَكْرٍ لَمَّا ثَقُلَ أَطْلَعَ رَأْسَهُ إِلَى النَّاسِ مِنْ كَوَّةٍ فَقَالَ: يَا أَيُّهَا النَّاسُ إِنِّي قَدْ عَهِدْتُ عَهْدًا أَفَتَرْضَوْنَ بِهِ؟ فَقَامَ

الحديث رقم ٨٧: أخرجه ابن أبي‌شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٤، الحديث رقم: ٣١٩٨٣.

الحديث رقم ٨٨: أخرجه ابن أبي‌شيبة في المصنف، ٦ / ٣٥٩، الحديث رقم: ٣٢٠٢٠.

النَّاسُ، فَقَالُوْا: قَدْ رَضِيْنَا فَقَامَ عَلِيٌّ، فَقَالَ: لَا نَرْضَى إِلَّا أَنْ يَكُوْنَ عُمَرُ بْنُ الْخَطَّابِ فَكَانَ عُمَرُ. رَوَاهُ ابْنُ أَبِيْ شَيْبَةَ.

''حضرت سیار ابو حکم ﷺ روایت کرتے ہیں کہ بے شک جب حضرت ابوبکر صدیق ﷺ کی طبیعت بوجھل ہوگئی یعنی قریب الوفات ہو گئے تو آپ نے کھڑکی میں سے لوگوں کی طرف جھانک کر کہا: اے لوگو! بے شک میں نے تم سے ایک عہد کیا ہے۔ کیا تم اس پر راضی ہو؟ لوگ کھڑے ہو کر کہنے لگے ہاں ہم راضی ہیں۔ پس حضرت علی ﷺ کھڑے ہو کر فرمانے لگے ہم اس وقت تک راضی نہ ہوں گے جب تک عنان حکومت حضرت عمر ﷺ نہ سنبھال لیں پس ایسا ہی ہوا آپ ﷺ کے وصال کے بعد خلافت حضرت عمر ﷺ نے سنبھالی۔ اس حدیث کو ابن شیبہ نے روایت کیا ہے۔''

مآخذ و مراجع

۱۔ ابن ابی شیبہ، ابو بکر عبد اللہ بن محمد بن ابراہیم بن عثمان کوفی (۱۵۹۔۲۳۵ھ/ ۷۷۶۔۸۴۹ء)۔ المصنف۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ الرشد، ۱۴۰۹ھ۔

۲۔ ابن ابی عاصم، ابو بکر احمد بن عمرو بن ضحاک بن مخلد شیبانی (۲۰۶۔۲۸۷ھ/۸۲۲۔ ۹۰۰ء)۔ السنہ۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۰ھ۔

۳۔ ابن جوزی، ابو الفرج عبد الرحمٰن بن علی بن محمد بن علی بن عبید اللہ (۵۱۰۔۵۷۹ھ/ ۱۱۱۶۔۱۲۰۱ء)۔ صفوۃ الصفوہ۔ بیروت، لبنان، دار الکتب العلمیہ، ۱۴۰۹ھ/۱۹۸۹ء۔

۴۔ ابن جعد، ابو الحسن علی بن جعد بن عبید ہاشمی (۱۳۳۔۲۳۰ھ/۷۵۰۔۸۴۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: مؤسسہ نادر، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۵۔ ابن حبان، ابو حاتم محمد بن حبان بن احمد بن حبان (۲۷۰۔۳۵۴ھ/۸۸۴۔ ۹۶۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۳ء۔

۶۔ ابن حجر عسقلانی، احمد بن علی بن محمد بن محمد بن علی بن احمد کنانی (۷۷۳۔۸۵۲ھ/ ۱۳۷۲۔۱۴۴۹ء)۔ فتح الباری۔ لاہور، پاکستان: دار نشر الکتب الاسلامیہ، ۱۴۰۱ھ/ ۱۹۸۱ء۔

۷۔ ابن خزیمہ، ابو بکر محمد بن اسحاق (۲۲۳۔۳۱۱ھ/۸۳۸۔۹۲۴ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۰ھ/۱۹۷۰ء۔

۸۔ ابن سعد، ابو عبد اللہ محمد (۱۶۸۔۲۳۰ھ/۷۸۴۔۸۴۵ء)۔ الطبقات الکبریٰ۔ بیروت، لبنان: دار بیروت للطباعہ والنشر، ۱۳۹۸ھ/۱۹۷۸ء۔

۹۔ ابن عبد البر، ابو عمر یوسف بن عبد اللہ بن محمد (۳۶۸۔۴۶۳ھ/۹۷۹۔۱۰۷۱ء)۔

التمہید۔ مغرب (مراکش): وزات عموم الأوقاف والشؤون الإسلامیہ، ۱۳۸۷ھ۔

۱۰۔ ابن ماجہ، ابو عبد اللہ محمد بن یزید قزوینی (۲۰۹۔۲۷۳ھ/۸۲۴۔۸۸۷ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۹ھ/ ۱۹۹۸ء۔

۱۱۔ ابن ہشام، ابو محمد عبد الملک حمیری (م۲۱۳ھ/ ۸۲۸ء)۔ السیرۃ النبویہ۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۴۱۱ھ۔

۱۲۔ ابو داود، سلیمان بن اشعث بن اسحاق بن بشیر بن شداد ازدی سجستانی (۲۰۲۔ ۲۷۵ھ/ ۸۱۷۔۸۸۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الفکر، ۱۴۱۴ھ/ ۱۹۹۴ء۔

۱۳۔ ابو عوانہ، یعقوب بن اسحاق بن ابراہیم بن زید نیشاپوری (۲۳۰۔۳۱۶ھ/ ۸۴۵۔ ۹۲۸ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار المعرفہ، ۱۹۹۸ء۔

۱۴۔ ابو نعیم، احمد بن عبد اللہ بن احمد بن اسحاق بن موسیٰ بن مہران اصبہانی (۳۳۶۔ ۴۳۰ھ/ ۹۴۸۔۱۰۳۸ء)۔ حلیۃ الاولیاء و طبقات الاصفیاء۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۰ھ/ ۱۹۸۰ء۔

۱۵۔ ابو یعلیٰ، احمد بن علی بن مثنیٰ بن یحییٰ بن عیسیٰ بن ہلال موصلی تمیمی (۲۱۰۔۳۰۷ھ/ ۸۲۵۔۹۱۹ء)۔ المسند۔ دمشق، شام: دار المامون للتراث، ۱۴۰۴ھ/ ۱۹۸۴ء۔

۱۶۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ فضائل الصحابہ۔ بیروت، لبنان: مؤسسۃ الرسالہ۔

۱۷۔ احمد بن حنبل، ابو عبد اللہ بن محمد (۱۶۴۔۲۴۱ھ/ ۷۸۰۔۸۵۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۳۹۸ھ/ ۱۹۷۸ء۔

۱۸۔ ازدی، معمر بن راشد (۱۵۱ھ)۔ الجامع۔ بیروت، لبنان: مکتبۃ الایمان، ۱۹۹۵ء

۱۹۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔ ۸۷۰ء)۔ الادب المفرد۔ بیروت، لبنان: دار البشائر الاسلامیہ، ۱۴۰۹ھ/ ۱۹۸۹ء۔

۲۰۔ بخاری، ابو عبد اللہ محمد بن اسماعیل بن ابراہیم بن مغیرہ (۱۹۴۔۲۵۶ھ/ ۸۱۰۔

۸۷۰ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان + دمشق، شام: دار القلم، ۱۴۰۱ھ/۱۹۸۱ء۔

۲۱۔ بزار، ابو بکر احمد بن عمرو بن عبد الخالق بصری (۲۱۰۔۲۹۲ھ/۸۲۵۔۹۰۵ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: ۱۴۰۹ھ۔

۲۲۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ الاعتقاد۔ بیروت، لبنان: دار الآفاق الجدید، ۱۴۰۱ھ۔

۲۳۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ السنن الکبریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۲۴۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ السنن الصغریٰ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبہ دار الباز، ۱۴۱۴ھ/۱۹۹۴ء۔

۲۵۔ بیہقی، ابو بکر احمد بن حسین بن علی بن عبد اللہ بن موسیٰ (۳۸۴۔۴۵۸ھ/۹۹۴۔۱۰۶۶ء)۔ شعب الایمان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۰ھ/۱۹۹۰ء۔

۲۶۔ ترمذی، ابو عیسیٰ محمد بن عیسیٰ بن سورہ بن موسیٰ بن ضحاک سلمی (۲۱۰۔۲۷۹ھ/۸۲۵۔۸۹۲ء)۔ الجامع الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار الغرب الاسلامی، ۱۹۹۸ء۔

۲۷۔ حاکم، ابو عبد اللہ محمد بن عبد اللہ بن محمد (۳۲۱۔۴۰۵ھ/۹۳۳۔۱۰۱۴ء)۔ المستدرک علی الصحیحین۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۰ء۔

۲۸۔ حسینی، ابراہیم بن محمد (۱۰۵۴۔۱۱۲۰ھ)۔ البیان والتعریف۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۱ھ

۲۹۔ حکیم ترمذی، ابو عبد اللہ محمد بن علی بن حسن بن بشیر۔ نوادر الاصول فی احادیث الرسول۔ بیروت، لبنان: دار الجیل، ۱۹۹۲ء۔

۳۰۔ حمیدی، ابو بکر عبد اللہ بن زبیر (م ۲۱۹ھ/۸۳۴ء)۔ المسند۔ بیروت، لبنان: دار

الکتب العلمیہ + قاہرہ، مصر: مکتبۃ المتنبی۔

۳۱۔ خطیب بغدادی، ابو بکر احمد بن علی بن ثابت بن احمد بن مہدی بن ثابت (۳۹۲۔ ۴۶۳ھ/۱۰۰۲۔۱۰۷۱ء)۔ تاریخ بغداد۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔

۳۲۔ دار قطنی، ابو الحسن علی بن عمر بن احمد بن مہدی بن مسعود بن نعمان (۳۰۶۔ ۳۸۵ھ/۹۱۸۔۹۹۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار المعرفۃ، ۱۳۸۶ھ/۱۹۶۶ء۔

۳۳۔ دارمی، ابو محمد عبد اللہ بن عبد الرحمن (۱۸۱۔۲۵۵ھ/ ۷۹۷۔۸۶۹ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ۔

۳۴۔ دیلمی، ابو شجاع شیرویہ بن شہردار بن شیرویہ بن فناخسرو ہمذانی (۴۴۵۔۵۰۹ھ/ ۱۰۵۳۔۱۱۱۵ء)۔ الفردوس بمأثور الخطاب۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۹۸۶ء۔

۳۵۔ رویانی، ابو بکر محمد بن ہارون (م ۳۰۷ھ)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مؤسسہ قرطبہ، ۱۴۱۶ھ۔

۳۶۔ سعید بن منصور (م ۲۲۷ھ)۔ السنن (مجلدات: ۵)۔ ریاض، سعودی عرب، ۲۰۰۰ء۔ محقق: سعد بن عبد اللہ۔

۳۷۔ طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الاوسط۔ ریاض، سعودی عرب: مکتبۃ المعارف، ۱۴۰۵ھ/۱۹۸۵ء۔

۳۸۔ طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر، موصل، عراق: مطبعۃ الزہراء الحدیثۃ۔

۳۹۔ طبرانی، سلیمان بن احمد بن ایوب بن مطیر اللخمی (۲۶۰۔۳۶۰ھ/۸۷۳۔۹۷۱ء)۔ المعجم الکبیر۔ قاہرہ، مصر: مکتبہ ابن تیمیہ۔

۴۰۔ عبد الرزاق، ابو بکر بن ہمام بن نافع صنعانی (۱۲۶۔۲۱۱ھ/۷۴۴۔۸۲۶ء)۔ المصنف۔ بیروت، لبنان: المکتب الاسلامی، ۱۴۰۳ھ۔

۴۱۔ عبد بن حمید، ابو محمد بن نصر کسی (م ۲۴۹ھ/۸۶۳ء)۔ المسند۔ قاہرہ، مصر: مکتبۃ السنہ، ۱۴۰۸ھ/۱۹۸۸ء۔

۴۲۔ مالک، ابن انس بن مالک ﷺ بن ابی عامر بن عمرو بن حارث اصبحی (۹۳۔ ۱۷۹ھ/ ۷۱۲۔ ۷۹۵ء) الموطا۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی، ۱۴۰۶ھ/ ۱۹۸۵ء۔

۴۳۔ محب طبری، ابو جعفر احمد بن عبد اللہ بن محمد بن ابی بکر بن محمد بن ابراہیم (۶۱۵۔ ۶۹۴ھ/ ۱۲۱۸۔ ۱۲۹۵ء)۔ الریاض النضرہ فی مناقب العشرہ۔ بیروت، لبنان: دارالغرب الاسلامی، ۱۹۹۶ء۔

۴۴۔ مسلم، ابو الحسین ابن الحجاج بن مسلم بن ورد قشیری نیشاپوری (۲۰۶۔ ۲۶۱ھ/ ۸۲۱۔ ۸۷۵ء)۔ الصحیح۔ بیروت، لبنان: دار احیاء التراث العربی۔

۴۵۔ مقدسی، محمد بن عبد الواحد بن احمد بن عبدالرحمن بن اسماعیل بن منصور سعدی حنبلی (م ۵۶۹۔ ۶۴۳ھ/ ۱۱۷۳۔ ۱۲۴۵ء)۔ الاحادیث المختارہ۔ مکہ مکرمہ، سعودی عرب: مکتبۃ النہضۃ الحدیثہ، ۱۴۱۰ھ/ ۱۹۹۰ء۔

۴۶۔ مناوی، عبدالرؤف بن تاج العارفین بن علی بن زین العابدین (۹۵۲۔ ۱۰۳۱ھ/ ۱۵۴۵۔ ۱۶۲۱ء)۔ فیض القدیر شرح الجامع الصغیر۔ مصر: مکتبہ تجاریہ کبریٰ، ۱۳۵۶ھ۔

۴۷۔ منذری، ابو محمد عبد العظیم بن عبد القوی بن عبد اللہ بن سلامہ بن سعد (۵۸۱۔ ۶۵۶ھ/ ۱۱۸۵۔ ۱۲۵۸ء)۔ الترغیب و الترہیب۔ بیروت، لبنان: دارالکتب العلمیہ، ۱۴۱۷ھ۔

۴۸۔ نسائی، ابو عبدالرحمن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔ ۳۰۳ھ/ ۸۳۰۔ ۹۱۵ء)۔ السنن۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۶ھ/ ۱۹۹۵ء۔

۴۹۔ نسائی، ابو عبدالرحمٰن احمد بن شعیب بن علی بن سنان بن بحر بن دینار (۲۱۵۔ ۳۰۳ھ/۸۳۰۔۹۱۵ء)۔ السنن الکبریٰ۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ، ۱۴۱۱ھ/۱۹۹۱ء۔

۵۰۔ ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ مجمع الزوائد۔ قاہرہ، مصر: دار الریان للتراث + بیروت، لبنان: دار الکتاب العربی، ۱۴۰۷ھ/۱۹۸۷ء۔

۵۱۔ ہیثمی، نور الدین ابو الحسن علی بن ابی بکر بن سلیمان (۷۳۵۔۸۰۷ھ/ ۱۳۳۵۔ ۱۴۰۵ء)۔ موارد الظمآن إلی زوائد ابن حبان۔ بیروت، لبنان: دار الکتب العلمیہ۔